Over 190K Followers

17 TO 23 NOVEMBER, 2025 ☆☆☆ ۱۷ تا ۲۳ نومبر ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH KARACHI

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

کمشنر کراچی نے ڈنڈا اٹھالیا، چائے کے ہوٹلوں کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن

شہر کے ہوٹل جرائم پیشہ عناصر کی آماجگاہ بن گئے، مبینہ طور پر چائے میں نشہ آور اشیاء ملانے کا انکشاف، ٹریفک متاثر، پیدل چلنے میں مشکلات

ایک کرسی کا بھتہ 75 روپے کے ایم سی، 50 روپے ٹریفک پولیس، 50 روپے سندھ پولیس، 30 روپے ٹاؤن انتظامیہ، 20 روپے اینٹی انکروچمنٹ

گوگل نے سیکورٹی ٹول کے نام پر جعلی وی پی این سے خبردار کر دیا

نیو یارک (کنزیومرواچ نیوز) گوگل نے حال ہی میں ایک انتباہ جاری کیا ہے کہ سیکورٹی ٹولز کے نام سے جعلی وی پی این ایپس انتہائی خطرہ بن سکتی ہیں۔گوگل کی تازہ ایڈوائزری میں بتایا گیا ہے کہ سائبر مجرم ایسی ایپس تیار کر رہے ہیں جو بظاہر معتبر وی پی این سروسز یا سیکورٹی ٹولز کی طرح دکھائی دیتی ہیں مگر درحقیقت ریموٹ ایکسس ٹروجنز یا بینکنگ ٹروجنز کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ ایسی ایپس کے اندر غلط اجازتیں دی گئی ہوتی ہیں یا ایسی ایپس عام وی پی این کی ذمہ داریاں نبھا تو رہی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ صارف کی اضافی حساس معلومات تک رسائی حاصل کر رہی ہوتی ہیں جیسے آپ کی براؤزنگ ہسٹری، ذاتی پیغامات، کرپٹو والٹ ڈیٹیلز وغیرہ۔گوگل نے نشاندہی کی ہے کہ یہ خطرہ صرف غیر مستند ایپ اسٹورز تک محدود نہیں ہے بلکہ آفیشل اسٹورز پر بھی ایسے جعلی وی پی اینز آسکتے ہیں۔گوگل نے اس حوالے سے ایک خاص ''VPN Verified'' بیج متعارف کرایا ہے جو ایک قسم کی اعتماد بحالی ہے۔ادارے نے بتایا کہ صرف سرکاری اور معتبر اسٹورز سے وی پی این ایپ ڈاؤن لوڈ کریں۔

گزشتہ ہفتے کے مقبول ترین اسمارٹ فونز کی فہرست جاری

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) گزشتہ ہفتے کے مقبول ترین اسمارٹ فونز کی فہرست میں ون پلس کی پہلی پوزیشن برقرار ہے۔مقبول اسمارٹ فونز کی جاری ہونے والی تازہ ترین فہرست درج ذیل ہے: فہرست کے مطابق ون پلس 15 فائیو جی پہلے، شیاؤمی 17 پرومیکس دوسرے اور سام سنگ گلیکسی اے 56 تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا چوتھے، اوپو فائنڈ ایکس 9 پرو پانچویں، ہواوے میٹ 70 ایئر (نئی انٹری) چھٹے، ایپل آئی فون 17 پرومیکس ساتویں پوزیشن پر ہیں۔آٹھویں پوزیشن پر سام سنگ گلیکسی اے 17، شیاؤمی ریڈمی کے 90 پرومیکس فائیو جی نویں اور شیاؤمی ریڈمی کے 90 فائیو جی دسویں نمبر پر براجمان ہیں۔

ٹک ٹاک نے کری ایٹرز کو بااختیار بنانے کے لیے نئے فیچرز متعارف کرادیے

لندن (کنزیومرواچ نیوز) ٹک ٹاک نے حال ہی میں اپنے پلیٹ فارم کو تمام صارفین کے لیے مزید محفوظ، معاون اور بااختیار بنانے کے لیے نئے فیچرز کا ایک جامع سلسلہ متعارف کرایا ہے۔ٹک ٹاک پاکستان میں کری ایٹرز کو حفاظتی اور پیداواری ٹولز فراہم کر رہا ہے تاکہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کر سکیں، اپنے مداحوں سے بہتر رابطہ قائم کر سکیں، اور پلیٹ فارم پر زیادہ کنٹرول محسوس کریں۔ یہ فیچرز کری ایٹرز کو غیر مطلوب رویوں سے محفوظ رکھتے ہیں اور انہیں اپنے کنٹنٹ اور مداحوں کے تعاملات کو بہتر طور پر منظم کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ٹک ٹاک نے 'کری ایٹر کیئر موڈ' کے نام سے ایک نیا فیچر متعارف کرایا ہے جو پاکستانی کری ایٹرز کو اپنے کمنٹس سیکشن کو بہتر طور پر منظم کرنے میں مدد دیتا ہے۔جب یہ فیچر فعال کیا جاتا ہے تو کری ایٹر کیئر موڈ خودکار طریقے سے اُن تبصروں کو چھپا دیتا ہے جو توہین آمیز، ہراساں کرنے والے یا فحش نوعیت کے ہوں، خاص طور پر ایسے کمنٹس جنہیں کری ایٹرز پہلے ہی رپورٹ یا حذف کر چکے ہوں۔اس سے کری ایٹرز کو تبصروں کی نگرانی میں زیادہ وقت ضائع کرنے کی بجائے ویڈیوز بنانے پر توجہ دینے میں سہولت ملتی ہے۔اس فیچر کو اسمارٹ ٹیکنالوجی کی طاقت حاصل ہے جو ہر کری ایٹر سے سیکھتی ہے اور طرزِ عمل کے نمونوں کی بنیاد پر ایک محفوظ اور زیادہ مثبت کمیونٹی ماحول کو یقینی بناتی ہے۔کنٹنٹ چیک لائٹ (Content Check Lite) کے نام سے بھی، کری ایٹرز کے لیے، ایک اور مفید ٹول متعارف کرایا گیا ہے، جو صرف ٹک ٹاک اسٹوڈیو کے ویب ورژن میں دستیاب ہے۔یہ فیچر کری ایٹرز کو یہ چیک کرنے کی سہولت دیتا ہے کہ اُن کی ویڈیوز کی رسائی محدود تو نہیں ہوگی یعنی ان کی ویڈیوز 'فور یو(For You)' پیج پر ظاہر ہوں گی یا نہیں، تاکہ وہ پوسٹ کرنے سے پہلے اُن میں ضروری تبدیلیاں کر سکیں۔ممکنہ مسائل کی ابتدائی نشاندہی کے ذریعے، کری ایٹرز اپنے کنٹنٹ میں ایسی تبدیلیاں کر سکیں گے جو کمیونٹی گائیڈ لائنز کے مطابق ہوں جبکہ اُن کی تخلیقی آزادی بھی برقرار رہے۔اس کے علاوہ پلیٹ فارم نے کری ایٹر اِن باکس (Creator Inbox) بھی متعارف کرایا ہے جو یہ ایک پیشہ ورانہ میسجنگ ہب ہے۔

چین کے حکم پر ایپل نے ہم جنس پرستوں کی ایپس ہٹادیں

بیجنگ (کنزیومرواچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی ایپل نے چین کی حکومت کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے چین میں ایپ اسٹور سے ہم جنس پرستوں کی دو مشہور ایپس ہٹادیں۔غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی کمپنی نے چین کے انٹرنیٹ ریگولیٹر اور سینسر شپ اتھارٹی کی جانب سے حکم موصول ہونے کے بعد ایپ اسٹور سے دونوں ایپس کو ہٹایا۔اس حوالے سے ایپل کے ترجمان کا کہنا تھا کہ کمپنی جس ملک میں کام کرتی ہے وہاں کے قوانین پر عمل کرتی ہے۔ترجمان نے بیان میں مزید کہا کہ چین کے سائبر اسپیس ایڈمنسٹریشن کی جانب سے موصول ہونے والے احکامات کمپنی نے صرف چین کے ایپ اسٹور سے یہ دو ایپس ہٹائی ہیں۔

کامیابی کے لیے یہ ''چیٹ کوڈ'' آپ کے دماغ کو بدل سکتا ہے

لندن (کنزیومرواچ نیوز) ایک نیورو سائنسدان Emily McDonald نے ایسا ''چیٹ کوڈ'' متعارف کروایا ہے جو آپ کے دماغ کو دوبارہ ترتیب دینے اور کامیابی کی طرف موڑنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ ماہر اعصاب سائنسدان سوشل میڈیا خاص طور پر ٹک ٹاک اور انسٹاگرام پر خاصی مقبول ہیں جہاں وہ دماغ کی کارکردگی، موٹیویشن اور اعصابی لچک (نیوروپلاسٹیسٹی) جیسے موضوعات پر بات کرتی ہیں۔ان کے مطابق اگر آپ عام انداز سے صرف ہلکی کوشش کریں گے تو آپکا دماغ پرانے نمونوں میں رہ جائے گا۔دماغ کے سوچنے کی صلاحیت بدلنے کے لیے شدّت اور جذبہ ضروری ہیں۔انہوں نے تین بنیادی نکات بتائے ہیں، پہلا یہ کہ شدید یا ''ایکسٹریم'' انداز سے کام کرنے سے دماغ کی نیوروپلاسٹیسٹی یعنی اعصابی لچک بڑھتی ہے، دوسرا یہ کہ شدید کوشش سے ڈوپامِن (dopamine) کا اخراج بڑھتا ہے جو محرک اور رفتار کو تقویت دیتا ہے۔تیسرا پوائنٹ انہوں نے یہ بتایا کہ جب آپ کسی مقصد کے لیے جذباتی اور شدید انداز اختیار کرتے ہیں تو آپ کا دماغ اُس مقصد سے متعلق مواقع، افراد اور حالات کو زیادہ بہتر طور پر منتخب اور محسوس کرنا شروع کر دیتا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے صرف کوشش کافی نہیں بلکہ ایسی کوشش ضروری ہے جس سے آپ کا دماغ ''نئے طریقے سے سوچنا'' شروع کر دے۔نیورو سائنسدان Emily McDonald کا کہنا ہے کہ اگر آپ اپنے دماغ کو دوبارہ ترتیب نہیں دیں گے تو آپ اُن ہی طرزِ عمل اور خیالات میں رہیں گے جو ہمیشہ سے آپ کے رہنما تھے۔

میٹا کا جعلسازی کے اشتہارات سے اربوں ڈالر کمائی کا انکشاف

نیو یارک (کنزیومرواچ نیوز) نئے دستاویزات میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ٹیکنالوجی کمپنی میٹا ہر سال فیس بک، انسٹاگرام اور دیگر پلیٹ فارمز پر دھوکا دہی اور ممنوع اشیاء سے متعلق اشتہارات چلا کر اربوں ڈالر کما رہی ہے۔بین الاقوامی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق گزشتہ برس کے آخر میں ٹیکنالوجی کمپنی کی جانب سے اندرونی طور پر تخمینہ لگایا گیا کہ کمپنی اپنی سالانہ آمدنی کا تقریباً 10 فی صد (16 ارب ڈالر) جعلی ای-کامرس اور سرمایہ کاری کی اسکیمز، غیر قانونی آن لائن کیسینو اور ممنوع طبی اشیاء کی فروخت سے کمائے گی۔ماضی میں سامنے نہ آنے والے دستاویزات میں یہ بھی بتایا گیا کہ سوشل میڈیا کمپنی گزشتہ کم از کم تین برسوں میں ایسے جعلسازی اور غیر قانونی اشیاء کی فروخت کے اشتہارات کی نشان دہی کرنے اور فیس بک، انسٹاگرام اور واٹس ایپ کے اربوں صارفین کو ان سے بچانے میں ناکام رہی ہے۔دسمبر 2024 کے ایک دستاویز کے مطابق کمپنی اپنے پلیٹ فارمز پر صارفین کو ایک اندازے کے مطابق روزانہ اوسطاً 15 ارب انتہائی خطرناک جعلسازی کے اشتہارات (ایسے اشتہارات جن میں جعلسازی کے واضح اشارے موجود ہوتے ہیں) دکھاتی ہے۔2024 کے ایک اور دستاویز میں بتایا گیا کہ میٹا سالانہ جعلسازی کی اس کیٹگری سے تقریباً 7 ارب ڈالر کماتا ہے۔

17 TO 23 NOVEMBER, 2025 ☆☆☆ ۱۷ تا ۲۳ نومبر ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumer-watch.com

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،

● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد

محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد

محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی

فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

(یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے

ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت

میں بھی، اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے

سورۃ یونس 10- آیت نمبر 64-63

مجھے ہے حکم اذاں ....!

کراچی میں اسمگلنگ کے نت نئے طریقوں نے ایک بار پھر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چیلنج کیا ہے۔ ایف بی آر کے ماتحت کلکٹریٹ آف کسٹمز انفورسمنٹ کراچی نے خفیہ معلومات پر بروقت کارروائی کر کے بیس ہزار کلوگرام چائنہ نمک کی اسمگلنگ ناکام بنا کر نہ صرف قومی خزانے کو ممکنہ نقصان سے بچایا بلکہ اسمگلرز کی ایک نئی حکمتِ عملی کو بھی بے نقاب کر دیا۔

یہ واقعہ نہ صرف کسٹمز حکام کی مستعدی کا ثبوت ہے بلکہ اس بات کا بھی اشارہ ہے کہ اسمگلنگ مافیا اپنے مقاصد کے لیے کس قدر باریک بینی سے نئے ہتھکنڈے اختیار کر رہا ہے۔ خفیہ اطلاع پر جب اینٹی اسمگلنگ آرگنائزیشن (ASO) نے میسرز یونائیٹڈ ٹریڈرز کے شیڈ نمبر 9 پر چھاپہ مارا تو وہاں بڑی تعداد میں ایسے بیگ موجود تھے جن پر سٹرک ایسڈ کے لیبل چسپاں تھے۔ مگر ابتدائی معائنے میں ہی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی اکثر بیگز میں اصل مصنوعات کے بجائے چائنہ نمک بھرا ہوا تھا۔ حکام کے مطابق چائنہ نمک کی شناخت اس کی مخصوص بو اور ذائقے سے فوراً ہو گئی۔ مزید باریک بینی سے جانچ کی گئی تو انکشاف ہوا کہ 25 کلوگرام کے 800 بیگز میں چائنہ نمک تھا جبکہ 100 بیگز میں واقعی سٹرک ایسڈ موجود تھا۔ یہ واقعہ اس سوال کو جنم دیتا ہے کہ آخر ایسی جعلسازی کیسے ممکن ہوئی؟ کسٹمز کلیئرنگ کے مراحل میں اگر اس قدر بڑی مقدار میں جعلی اعلان گزر جائے تو اس سے نظام کی کمزوریوں کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح کے معاملے صرف ٹیکس چوری کا سبب نہیں بنتے بلکہ مارکیٹ میں غیر معیاری اور ممکنہ طور پر نقصان دہ اشیا کی فراہمی کا بھی باعث بنتے ہیں۔ چائنہ نمک کے استعمال کے حوالے سے پہلے ہی صحت کے ماہرین میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایسے میں اس کی غیر قانونی درآمد صورتحال کو مزید تشویشناک بنا سکتی ہے۔ ایف بی آر کے مطابق ضبط شدہ مال سرکاری گودام میں منتقل کر دیا گیا ہے جبکہ دونوں مصنوعات کے نمونے لیبارٹری بھجوا دیے گئے ہیں یہ کارروائی اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ اگر قانون نافذ کرنے والے ادارے سنجیدگی اور شفافیت کے ساتھ کام کریں تو اسمگلنگ جتنی بھی پیچیدہ ہو، اسے روکا جا سکتا ہے۔ سوال تو یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ ایک مقامی مارکیٹ میں چائنہ نمک جیسی معمولی چیز کو اتنے بڑے پیمانے پر کیوں اسمگل کیا جا رہا تھا؟ اس کا جواب شاید ٹیکس بچانے، قیمت میں منافع بڑھانے، یا معیار پر سمجھوتہ کرنے کے اندر کہیں پوشیدہ ہے۔ بہر حال، اس تازہ کارروائی نے ایک بار پھر ثابت کیا ہے کہ اسمگلنگ کے خلاف جاری مہم میں ایف بی آر کا کردار نہایت اہم ہے اور اس طرح کی کامیابیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ادارہ درست سمت میں پیش رفت کر رہا ہے۔

خیر اندیش

شیخ راشد عالم

چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

PAGE 05

پاکستان افریقہ اکنامک کونسل امکانات سے عمل تک کا سفر

PAGE 08

چین۔ سورج کے دیس میں

PAGE 06

ای سی سی کے اہم معاشی فیصلے قیمتوں کے استحکام پر زور

PAGE 10

دبئی کی لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں ماریہ انور، اعتماد، وژن اور کامیابی کی علامت

PAGE 07

گوگل کا پاکستان کو ایکسپورٹ حب بنانے کا منصوبہ

PAGE 11

نجکاری کی نئی لہر، پی آئی اے اور ایئرپورٹس کی فروخت: امکانات یا خطرات؟

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 190K Followers on social media now shining in print too

کمشنر کراچی نے ڈنڈا اٹھا لیا، چائے کے ہوٹلوں کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن

شہر کے ہوٹل جرائم پیشہ عناصر کی آماجگاہ بن گئے، مبینہ طور پر چائے میں نشہ آور اشیاء ملانے کا انکشاف، ٹریفک متاثر، پیدل چلنے میں مشکلات

ایک کرسی کا بھتہ 75 روپے کے ایم سی، 50 روپے ٹریفک پولیس، 50 روپے سندھ پولیس، 30 روپے ٹاؤن انتظامیہ، 20 روپے اینٹی انکروچمنٹ

رپورٹ: نشید آفاقی

کراچی میں چائے کے ہوٹل جرائم پیشہ عناصر کی آماجگاہ بننے لگے جس کے بعد کمشنر کراچی نے ڈنڈا اٹھا لیا اور سخت ایکشن لیتے ہوئے شہر بھر میں کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ ذرائع کے مطابق شہر کے متعدد ہوٹل مبینہ طور پر چائے میں نشہ آور اشیاء ملاتے ہیں جس کے باعث نوجوان خاص طور پر کوئٹہ ہوٹلوں کی چائے کے شدید عادی ہو چکے ہیں۔ مزید انکشاف ہوا ہے کہ ڈکیت، رہزن اور دیگر جرائم پیشہ افراد انہی چائے خانوں پر بیٹھ کر شہریوں کی ریکی کرتے ہیں جبکہ ٹارگٹ کلرز بھی اکثر اپنے ٹارگٹس کا جائزہ انہی مقامات سے لیتے ہیں۔

بھتہ خوری کا چونکا دینے والا انکشاف

ذرائع کے مطابق کئی ہوٹلوں کی ایک ایک کرسی پر مختلف سرکاری اداروں کی جانب سے بھتہ وصول کیا جاتا ہے، مبینہ طور پر

75 روپے کے ایم سی
50 روپے ٹریفک پولیس
50 روپے سندھ پولیس
30 روپے ٹاؤن انتظامیہ
20 روپے اینٹی انکروچمنٹ

وصول کرتے ہیں، جس کے باعث عام تاثر ہے کہ تجاوزات کے خلاف مہم بار بار ناکامی کا شکار ہوتی رہی۔

27 اکتوبر کو شروع ہونے والی مہم تاحال جاری

کمشنر کراچی سید حسن نقوی نے تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی ہے کہ سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر قائم روڈ سائیڈ ہوٹلوں اور چائے خانوں کے خلاف کریک ڈاؤن کسی صورت نہ روکا جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مہم ٹریفک کی روانی بہتر کرنے اور پیدل چلنے والوں کے حقوق بحال کرنے کے لئے ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر ہیڈ کوارٹرز رابعہ سید کے مطابق 27 اکتوبر سے 10 نومبر تک 255 غیر قانونی چائے خانے اور ہوٹل سر بمہر کیے جا چکے ہیں۔

اضلاع میں کارروائیوں کی تفصیل

ضلع وسطی: ناظم آباد، مجاہد کالونی، نارتھ ناظم آباد اور حیدری میں کارروائیاں؛ 30 ہوٹل سیل؛ گلبرگ میں 15 دکانیں بند

ضلع جنوبی: پی آئی ڈی سی پر رات گئے کھلنے والے 2 چائے خانے سیل؛ نشتر روڈ اور برنس روڈ پر مجموعی طور پر 5 دکانیں سربمہر

ضلع شرقی: صفورا چوک، حسن اسکوائر اور عیسیٰ نگری میں ٹھیلوں اور پتھاروں کے خلاف کارروائی؛ بن قاسم میں این فائیو ہائی وے پر غیر قانونی اسٹرکچر مسمار کیے گئے۔

ماڈل کالونی: تجاوزات مافیا کے افراد کے خلاف سعود آباد پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج

کمشنر کا کہنا ہے کہ کارروائیوں کے دوران ضبط کیا جانے والا سامان قانونی عمل مکمل کیے بغیر واپس نہیں کیا جائے گا۔

کراچی میں چائے ہوٹل کی ثقافت بہت مضبوط ہے، لیکن یہی مقامات مبینہ طور پر جرائم پیشہ عناصر کے لیے آسان کور پوائنٹ بن چکے ہیں۔ چائے میں نشہ آور اشیاء ملانے جیسے انکشافات انتظامیہ کی ناکامی، پولیس کی کمزور گرفت اور بھتہ کلچر کے گہرے رسوخ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر یہ مہم واقعی غیر سیاسی، غیر جانبدار اور مستقل بنیادوں پر چلائی گئی تو شہر میں جرائم کی شرح کم ہونے، ٹریفک میں بہتری اور تجاوزات کے خاتمے کے واضح نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ تاہم مبینہ طور پر بھتہ خوری کے الزامات اس بات کا خطرہ ظاہر کرتے ہیں کہ انتظامی رکاوٹیں اب بھی موجود ہیں، جنہیں ختم کیے بغیر یہ اقدامات پائیدار ثابت نہیں ہوں گے۔

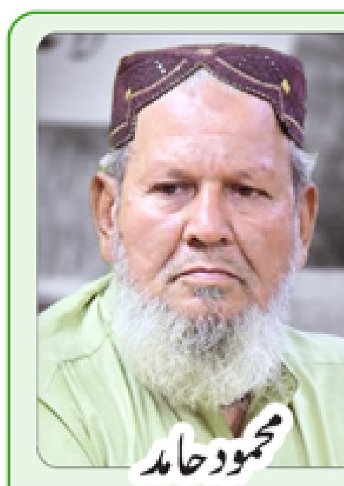
محمود حامد

آل پاکستان آرگنائزیشن آف اسمال ٹریڈرز اینڈ کاٹیج انڈسٹری کراچی ڈویژن کے صدر محمود حامد نے شہر میں جاری تجاوزات کے خلاف کارروائی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس آپریشن کے ذریعے رشوت ستانی کے نئے راستے کھولے جا رہے ہیں اس کا نتیجہ صفر ہوگا اور تصادم کی صورتحال پیدا ہوگی کاروبار متاثر ہوگا ضرورت اس بات کی ہے کہ تاجروں کی تنظیموں کو اعتماد میں لیا جائے اگر ان کو اعتماد میں لیا جائے گا تو بھرپور تعاون کریں گے اور آپریشن کامیابی سے ہمکنار ہوگا آپریشن کی نگرانی کرنے والے افسران اپنی سرکاری مصروفیات کے باعث نگرانی نہیں کر پائیں گے اور تجاوزات دوبارہ قائم ہو جائیں گی اگر اسٹیک ہولڈرز کو نگران کمیٹیوں میں شامل کیا جائے تو وہ کمشنر آفس سے رابطے میں رہیں گے اور آپریشن کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے

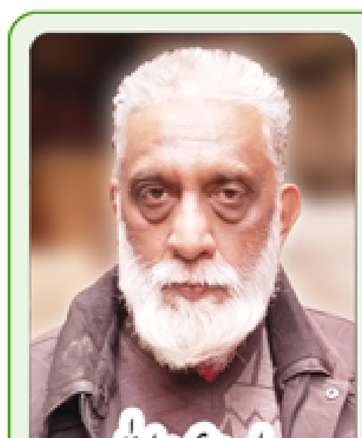
جاوید عبداللہ

آل پاکستان کنفیکشنری ایسوسی ایشن کے چیئرمین جاوید عبداللہ نے کہا ہے کہ ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہوسکی کہ کراچی میں چائے کے ہوٹلوں کے خلاف تجاوزات کے سلسلے میں کیوں کارروائی ہو رہی ہے دیکھا جائے تو گھٹن زدہ ماحول میں چائے کے ہوٹل شہر کے لیے تفریح کا ایک ذریعہ ہیں شہریوں کے پاس تفریح کے ذرائع نہیں ہیں تو وہ سستا طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ دوستوں کے ساتھ چائے کے ہوٹل پر بیٹھ کر انجوائے کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ تجاوزات خصوصاً چائے کے ہوٹلوں کے خلاف ایکشن بہت بے تکے انداز میں کیا جا رہا ہے اب تک اس کے مقاصد بھی سامنے نہیں آئے ہیں کارروائی سے پہلے ہوٹلوں کو نوٹس دیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا میں سمجھتا ہوں کہ ہوٹل کے نمائندوں کے ساتھ بیٹھ کر کوئی لائحہ تیار کرنا چاہیے تاکہ اس ایکشن کے مثبت نتائج سامنے آئیں۔

پاکستان افریقہ اکنامک کونسل: امکانات سے عمل تک کا سفر

دنیا تیزی سے اقتصادی تعلقات کے نئے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اب طاقت صرف عسکری یا سیاسی بنیادوں پر نہیں بلکہ معاشی تعاون اور تجارتی تعلقات پر استوار ہوتی ہے۔ ایسے میں پاکستان افریقہ اکنامک کونسل کا قیام ایک خوش آئند اور بصیرت افروز قدم ہے۔ یہ محض ایک ادارہ نہیں بلکہ ایک سوچ ہے، ایک وژن ہے جو پاکستان کو افریقہ کی ابھرتی ہوئی منڈیوں سے جوڑنے کا راستہ فراہم کرتا ہے۔ میں اس اقدام کو پاکستان کی اقتصادی سمت میں ایک نئے باب کے طور پر دیکھتا ہوں ایک ایسا باب جو اگر درست حکمتِ عملی سے آگے بڑھایا جائے تو آنے والے برسوں میں ملک کی معیشت کو ایک نئی شناخت دے سکتا ہے۔

پاکستان اور افریقہ کے درمیان تعلقات کی تاریخ پرانی ضرور ہے مگر اس کی معاشی جہت ابھی پوری طرح اجاگر نہیں ہوئی۔ افریقہ کے پاس قدرتی وسائل کی فراوانی ہے، نوجوان آبادی کی اکثریت ہے، اور ترقی کی بے پناہ گنجائش ہے۔

افریقہ کے بارے میں ایک غلط فہمی عام ہے کہ وہ محض امداد یا بیرونی سرمایہ پر انحصار کرنے والا براعظم ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ افریقہ اس وقت دنیا کے سب سے تیزی سے بڑھتے ہوئے خطوں میں شامل ہے۔ نائجیریا، کینیا، جنوبی افریقہ، ایتھوپیا اور گھانا جیسے ممالک اپنی مضبوط داخلی منڈیوں، توانائی کے ذخائر اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے سبب بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے مرکزِ توجہ بن چکے ہیں۔ ایسے میں پاکستان اگر درست وقت پر قدم اٹھاتا ہے تو یہ ایک تاریخی موقع ہوگا۔

دوسری جانب پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کے پاس صنعتی ڈھانچہ، افرادی مہارت اور کاروباری ذہانت موجود ہے۔ اگر یہ دونوں خطے ایک منظم حکمتِ عملی کے ساتھ تعاون بڑھائیں تو نتائج صرف تجارتی سطح پر نہیں بلکہ سماجی و اقتصادی تبدیلی کی صورت میں بھی سامنے آئیں گے۔

پاکستان افریقہ اکنامک کونسل کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ دونوں خطوں کے درمیان تعلقات کو ادارہ جاتی بنیادوں پر استوار کیا جائے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم رسمی ملاقاتوں یا وقتی معاہدوں سے آگے بڑھ کر ایسے مستقل میکنزم تیار کریں جو تجارتی تعلقات کو دیرپا بنا سکیں۔ یہ کونسل نہ صرف سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرے گی بلکہ کاروباری معلومات، قانونی فریم ورک، اور اعتماد سازی کے عمل کو بھی مضبوط بنائے گی۔

بدقسمتی سے پاکستان کی تجارتی پالیسی ماضی میں محدود دائرے میں رہی۔ ہم نے زیادہ تر مشرقِ وسطیٰ، چین اور یورپی منڈیوں تک اپنے روابط محدود رکھے، جبکہ افریقہ جیسے براعظم کو نظرانداز کیا گیا۔ اب حالات بدل چکے ہیں۔ دنیا کی بڑی طاقتیں اور ابھرتی ہوئی معیشتیں افریقہ میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کر رہی ہیں۔ چین کا "بیلٹ اینڈ روڈ" منصوبہ ہو یا خلیجی ممالک کی زراعت و توانائی میں سرمایہ کاری، سب افریقہ کی طرف متوجہ ہیں۔ ایسے میں پاکستان اگر پیچھے رہا تو یہ ایک بڑی حکمتِ عملی کی غلطی ہوگی۔

پاکستان افریقہ اکنامک کونسل اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس فورم کے ذریعے پاکستانی تاجر، صنعتکار، اور سرمایہ کار افریقہ کی منڈیوں میں اپنی موجودگی کو منظم انداز میں قائم کر سکیں گے۔ اسی طرح افریقی سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کے محفوظ مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ یہ دوطرفہ تعاون نہ صرف تجارت بڑھائے گا بلکہ دونوں خطوں کے درمیان سیاسی اور ثقافتی تعلقات کو بھی مستحکم کرے گا۔

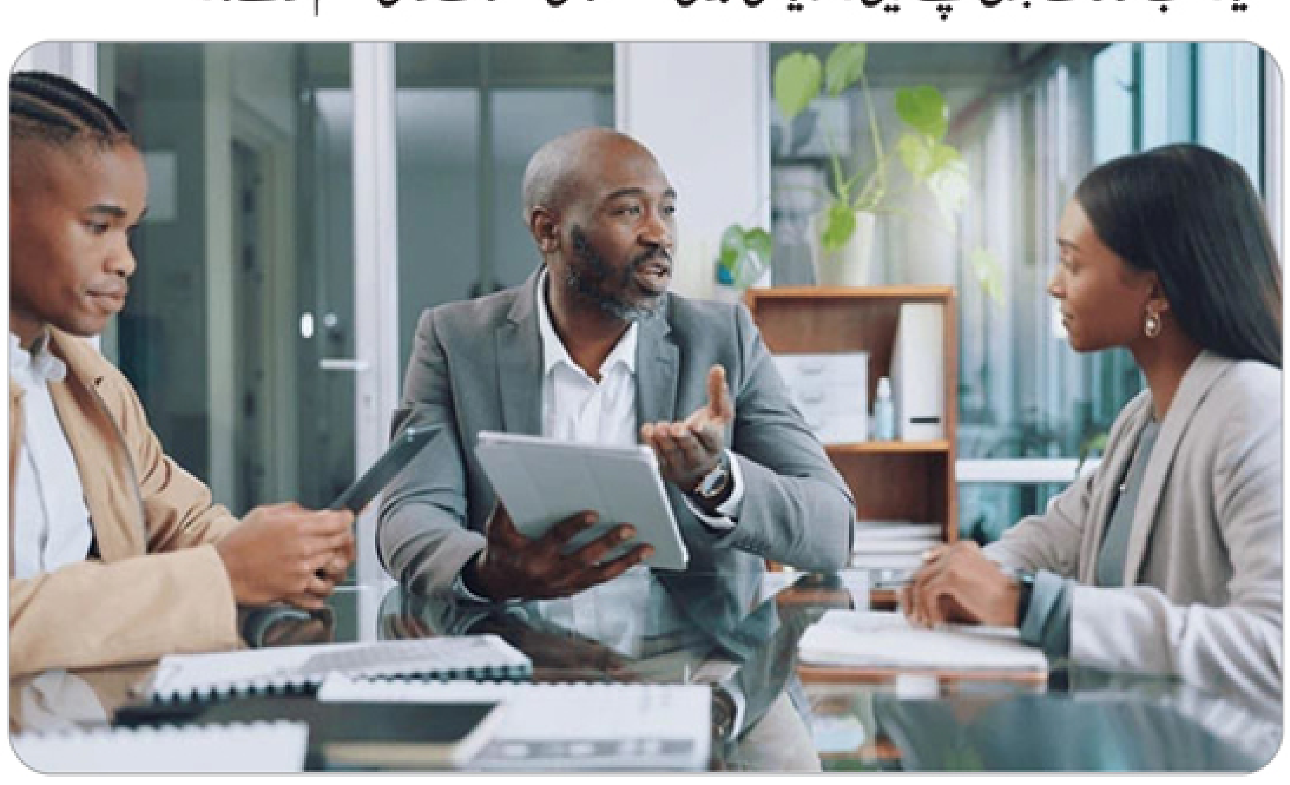

اس کونسل کے قیام کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ پاکستان کے نجی شعبے کو عالمی سطح پر متحرک کرے گا۔ ہمیں اب سرکاری معاہدوں یا امداد کے ماڈل سے نکل کر پرائیویٹ سیکٹر کو مرکزی کردار دینا ہوگا۔ پاکستانی برآمد کنندگان کو افریقہ کی زراعت، ٹیکسٹائل، تعمیرات، توانائی، تعلیم، اور صحت کے شعبوں میں شمولیت کے لیے تیار کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ٹیکنالوجی اور آئی ٹی کے میدان میں بھی دونوں خطوں کے درمیان شراکت کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پاکستان افریقہ اکنامک کونسل مستقبل کے ایک بڑے وژن کی علامت ہے۔ یہ وژن محض تجارت کا نہیں بلکہ ترقی کے اشتراک کا ہے۔ افریقہ کے پاس وسائل ہیں، پاکستان کے پاس مہارت اور افرادی قوت۔ جب یہ دونوں قوتیں ملیں گی تو ایک نئی اقتصادی حقیقت جنم لے گی۔ لیکن یہ خواب اسی وقت حقیقت بن سکتا ہے جب پاکستان پالیسی کی سطح پر تسلسل، شفافیت اور عملی حمایت فراہم کرے۔

میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ اس کونسل کو صرف کارپوریٹ سرگرمیوں تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اسے تعلیمی اور تحقیقی سطح پر بھی وسعت دینی چاہیے۔ یونیورسٹیوں، تھنک ٹینکس، اور تجارتی اداروں کے درمیان معلومات کا تبادلہ ناگزیر ہے۔ ہمیں افریقہ کے سیاسی و اقتصادی ماحول کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے تحقیقی تعاون بڑھانا ہوگا۔ اس کے بغیر کاروباری منصوبے محض خواب ہی رہیں گے۔

پاکستان کے سرمایہ کاروں کے لیے افریقہ میں سرمایہ کاری کے خطرات ضرور موجود ہیں مگر مواقع ان سے کہیں زیادہ ہیں۔ یہ مواقع صرف وہی حاصل کر سکتے ہیں جو طویل مدتی وژن رکھتے ہیں۔ افریقہ اب ماضی کا وہ خطہ نہیں رہا جہاں صرف مسائل کی بات کی جاتی تھی۔ آج وہاں امکانات، استحکام اور ترقی کے نئے دروازے کھل چکے ہیں۔

آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان افریقہ اکنامک کونسل کا قیام محض ایک رسمی اقدام نہیں بلکہ ایک اسٹریٹجک فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ اگر نیت اور نظم و ضبط کے ساتھ آگے بڑھایا گیا تو آنے والے وقت میں پاکستان کی معیشت کو نئی جہت دے سکتا ہے۔ ہمیں اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ پاکستان کے لیے یہ وقت ہے کہ وہ اپنی معیشت کو عالمی تناظر میں نئے خطوط پر استوار کرے اور افریقہ کے ساتھ تعلقات کو ایک پائیدار شراکت داری میں تبدیل کرے۔

یہ کونسل ایک خواب ہے مگر وہ خواب جو حقیقت بن سکتا ہے اگر ہم اسے عزم، عقل اور عملی اقدامات کے ساتھ آگے بڑھائیں۔ افریقہ ہمارا مستقبل کا شراکت دار ہے، اور پاکستان اس شراکت داری کا قدرتی مرکز یہی سوچ آج کے پاکستان کو ایک روشن اقتصادی کل کی طرف لے جا سکتی ہے۔

کنزیومرواچ رپورٹ

ای سی سی کے اہم معاشی فیصلے

پالیسی اصلاحات، ترقیاتی منصوبوں اور قیمتوں کے استحکام پر زور

وفاقی کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) نے ملکی معیشت سے متعلق کئی اہم فیصلوں کی منظوری دی ہے، جن میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈز کی فراہمی، درآمدی پالیسی میں اصلاحات، ادارہ جاتی گرانٹس اور عوامی قیمتوں میں استحکام کے اقدامات شامل ہیں۔

وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں مختلف وزارتوں کی جانب سے پیش کی گئی تجاویز پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں ملک کے معاشی اشاریوں، قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور زرعی پیداوار پر حالیہ سیلاب کے اثرات کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا۔

وزارتِ خزانہ کے جاری اعلامیے کے مطابق کمیٹی نے قیمتی دھاتوں اور زیورات کی برآمد و درآمد کے لیے موجودہ ریگولیٹری فریم ورک کو برقرار رکھنے کی منظوری دی۔ ساتھ ہی پری شپمنٹ انسپیکشن کے نظام کو مزید مؤثر بنانے اور درآمدی پالیسی میں شفافیت کے لیے اقدامات کی ہدایت کی گئی۔

درآمدی پالیسی اور نظامِ جانچ میں بہتری

ای سی سی نے وزارتِ تجارت کی سفارش پر درآمدی پالیسی میں بہتری کے لیے چند اہم ترامیم کی منظوری دی۔ پری شپمنٹ انسپیکشن نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے نیا طریقہ کار تیار کرنے کی ہدایت دی گئی۔

کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان میں آنے والے سامان کی کوالٹی اور معیار کی جانچ میں بین الاقوامی معیار کو اپنایا جائے تا کہ غیر معیاری اشیاء کی درآمد کو روکا جا سکے۔ اجلاس میں ”بیگیج“ اور ”ٹرانسفر اسکیم“ کے تحت گاڑیوں کی درآمد سے متعلق مختلف تجاویز پر بھی تفصیلی مشاورت کی گئی، تاہم اس معاملے پر حتمی فیصلہ مزید غور و خوض کے بعد کیا جائے گا۔

ترقیاتی منصوبوں کے لیے فنڈز کی منظوری

اجلاس میں وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی کی درخواست پر ”میری ٹائم سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پارک“ کے لیے 2.5 ارب روپے کی فراہمی کی منظوری دی گئی۔

یہ منصوبہ سمندری تحقیق، نیوی گیشن، ساحلی ترقی اور ٹیکنالوجیکل انوویشن کے لیے سنگِ میل ثابت ہوگا۔ وزارت نے بریفنگ میں بتایا کہ منصوبے کا مقصد پاکستان میں ”بلو اکانومی“ کو فروغ دینا اور ساحلی علاقوں میں روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنا ہے۔

ای سی سی نے فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (ایف ڈبلیو او) کے اوورڈرافٹ کلیئرنس کے لیے بھی رقم جاری کرنے کی منظوری دی، تا کہ جاری منصوبوں کی تکمیل میں تاخیر نہ ہو۔

الیکشن کمیشن اور دیگر اداروں کے لیے گرانٹس

اجلاس میں آئندہ بلدیاتی انتخابات کے سلسلے میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے لیے 45 کروڑ 60 لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کی گئی۔

اعلامیے کے مطابق یہ رقم انتخابی انتظامات، سکیورٹی، اور تربیتی سرگرمیوں کے اخراجات کے لیے فراہم کی جائے گی۔

اسی طرح پاکستان منٹ کالونی میں بجلی کے میٹرز کی تنصیب کے لیے 11 کروڑ 21 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی، جس کا مقصد توانائی کے ضیاع کو روکنا اور ریونیو کلیکشن کے نظام کو بہتر بنانا ہے۔

اجلاس میں رینجرز کے ہیلی کاپٹر پرزہ جات کی خریداری کے لیے بھی 2 کروڑ 15 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی، تا کہ سکیورٹی آپریشنز میں تکنیکی رکاوٹوں کو ختم کیا جا سکے۔

قیمتوں کے استحکام اور مہنگائی کی صورتِ حال

وزارتِ خزانہ نے اجلاس میں حالیہ مہنگائی کے رجحانات پر تفصیلی بریفنگ دی۔ بتایا گیا کہ ستمبر 2025 میں ملک میں مجموعی افراطِ زر کی شرح 5.6 فیصد ریکارڈ کی گئی، جو گزشتہ مہینے کے مقابلے میں معمولی اضافہ ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ چکن، چاول اور ایل پی جی کی قیمتوں میں کمی ریکارڈ کی گئی، تاہم چینی، گوشت اور خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ کمیٹی نے اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزارتِ منصوبہ بندی، وزارتِ صنعت و پیداوار اور صوبائی انتظامیہ کو ہدایت دی کہ اشیائے خورونوش کی قیمتوں پر

کڑی نظر رکھی جائے اور مصنوعی مہنگائی کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔

وزیرِ خزانہ نے اجلاس کے دوران کہا کہ حکومت قیمتوں کے استحکام اور عوام کی قوتِ خرید کے تحفظ کے لیے جامع پالیسی اپنانے کے لیے پرعزم ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مہنگائی پر قابو پانے کے لیے انتظامی اقدامات کے ساتھ ساتھ منڈی کے نظام میں بہتری اور مسابقت کو فروغ دینا ضروری ہے۔

زرعی پیداوار پر سیلاب کے اثرات

ای سی سی کو بریفنگ کے دوران بتایا گیا کہ حالیہ سیلاب سے ملک کے کئی زرعی علاقے متاثر ہوئے ہیں، جس کے نتیجے میں گندم، کپاس اور سبزیوں کی پیداوار میں کمی کا امکان ہے۔

وزارتِ فوڈ سکیورٹی کے نمائندوں نے بتایا کہ صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر فصلوں کے نقصانات کے تخمینے پر کام جاری ہے، اور جلد ہی کسانوں کے لیے امدادی پیکیج کا اعلان متوقع ہے۔

وزیرِ خزانہ نے اس موقع پر کہا کہ حکومت زرعی شعبے کی بحالی کو اولین ترجیح دے رہی ہے کیونکہ یہ معیشت کی بنیاد ہے۔ انہوں نے وزارتِ خزانہ اور فوڈ سکیورٹی کو ہدایت کی کہ کسانوں کی مالی معاونت، بیجوں کی فراہمی، اور پانی کے انتظام سے متعلق پالیسیوں کو جلد حتمی شکل دی جائے۔

پالیسی استحکام اور ادارہ جاتی اصلاحات پر زور

اجلاس میں شریک ارکان نے اس بات پر زور دیا کہ پالیسیوں میں تسلسل اور کاروباری ماحول میں اعتماد بحال کرنا موجودہ حکومت کی معاشی حکمتِ عملی کا بنیادی جزو ہونا چاہیے۔ وزیرِ خزانہ نے کہا کہ نجی شعبے کی شمولیت، شفاف پالیسی فریم ورک، اور بہتر حکومتی نظم و نسق کے ذریعے معیشت کو دیرپا استحکام کی طرف لے جایا جا سکتا ہے۔

ای سی سی نے تمام وزارتوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے منصوبوں کی ترجیحات، مالی ضروریات اور نتائج کی وضاحت کے ساتھ پیش کریں تا کہ فنڈز کے اجرا میں شفافیت برقرار رکھی جا سکے۔

اجلاس کے اختتام پر وزیرِ خزانہ نے کہا کہ اقتصادی استحکام کے ساتھ ساتھ حکومت کا مقصد عوامی فلاح، روزگار کے مواقع، اور ٹیکنالوجیکل ترقی کو آگے بڑھانا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ای سی سی کے حالیہ فیصلے نہ صرف مالی نظم و ضبط کو مضبوط کریں گے بلکہ پاکستان کو پائیدار ترقی کے راستے پر گامزن کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

گوگل کا پاکستان کو ایکسپورٹ حب بنانے کا منصوبہ

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان کی معیشت کے لیے ایک نیا سنگِ میل طے ہونے جا رہا ہے۔ وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ گوگل پاکستان کو خطے کا ایکسپورٹ حب (Hub Export) بنانے کا منصوبہ رکھتا ہے، جو نہ صرف تکنیکی ترقی بلکہ برآمدات کے فروغ کے لیے بھی ایک تاریخی موقع ہے۔ کراچی میں منعقدہ "دی فیوچر سمٹ" کے نویں ایڈیشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ملکی معیشت کی سمت، اصلاحات اور سرمایہ کاری کے نئے دور کا جامع خاکہ پیش کیا۔

محمد اورنگزیب نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان ردِعمل پر مبنی پالیسیوں سے نکل کر دور اندیش اور اصلاحاتی پالیسیوں کی طرف بڑھے۔ ان کے مطابق، حکومت کی اولین ترجیح معاشی استحکام، مالی نظم وضبط، نجکاری کے عمل کی تیزی اور نجی شعبے کے فعال کردار کو فروغ دینا ہے۔ وزیر خزانہ نے واضح کیا کہ حکومت نے 24** سرکاری اداروں کی نجکاری** کا فیصلہ کر لیا ہے، جن میں سب سے نمایاں **پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن (پی آئی اے)** ہے، جس کی نجکاری **رواں سال کے اندر مکمل** کی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ غیر مؤثر سرکاری ادارے قومی خزانے پر بوجھ بن چکے ہیں، اس لیے حکومت ان اداروں کو شفاف انداز میں نجی شعبے کے حوالے کرے گی تاکہ معیشت میں مقابلے کی فضا پیدا ہو۔

اصلاحات، شراکت داریاں اور پائیدار ترقی

محمد اورنگزیب نے زور دیا کہ ساختی اصلاحات، مالی نظم وضبط اور اسٹریٹجک شراکت داریاں** ہی معیشت کو پائیدار ترقی کی راہ پر ڈال سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی معیشت اب درست سمت میں گامزن ہے، اور عالمی ادارے بھی اس بہتری کو تسلیم کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق، **پیداوار پر مبنی ترقی (led-Production Growth)** ہی ملک کے لیے طویل المدتی استحکام کا واحد راستہ ہے۔

عالمی اداروں کا اعتراف اور مثبت آؤٹ لک

وزیر خزانہ نے بتایا کہ بڑی ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستان کی معیشت کے بارے میں اپنے تجزیات میں بہتری کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف کے جاری پروگرام کے دوسرے جائزے کا کامیاب اختتام اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان نے میکرو اکنامک استحکام حاصل کر لیا ہے۔ ان کے مطابق، "ہم اب ایک ایسے مقام پر ہیں جہاں بین الاقوامی برادری پاکستان کی بہتری کو تسلیم کر رہی ہے۔"

کارپوریٹ منافع میں اضافہ، معیشت کی بحالی کی علامت

انہوں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں کارپوریٹ منافع میں 9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جو کاروباری سرگرمیوں میں بہتری اور سرمایہ کاروں کے بڑھتے اعتماد کی علامت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نجی شعبے کو ایک مضبوط ایکو سسٹم** فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے تاکہ عالمی سفارتی کامیابیوں کو اقتصادی مواقع میں بدلا جا سکے۔

گوگل کا فیصلہ، پاکستان کے لیے ڈیجیٹل انقلاب کی بنیاد

وزیر خزانہ نے خصوصی طور پر گوگل کے پاکستان میں دفتر قائم کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام پاکستان کو ایک علاقائی تکنیکی اور برآمدی مرکز بنانے کی سمت اہم قدم ہے۔ ان کے مطابق، " گوگل کا منصوبہ صرف ایک دفتر تک محدود نہیں بلکہ یہ پاکستان کی نوجوان آبادی کے لیے روزگار، تربیت اور عالمی مارکیٹ تک رسائی کے وسیع مواقع پیدا کرے گا۔"

محمد اورنگزیب نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت کا فوکس آئی ٹی اور میری ٹائم سیکٹرز پر ہوگا تاکہ ملک میں پائیدار اقتصادی ترقی کے نئے دروازے کھل سکیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کے پاس نوجوان افرادی قوت کی شکل میں بے پناہ سرمایہ موجود ہے، جسے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کر کے دنیا کے سامنے ایک نئی قوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

ڈیجیٹل اور تکنیکی مہارتوں کی اہمیت

وزیر خزانہ نے کہا کہ اب وقت ہے کہ نوجوانوں کو ڈیجیٹل، کوڈنگ، بلاک چین اور مصنوعی ذہانت (AI) سے وابستہ مہارتیں دی جائیں تاکہ وہ دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے تکنیکی ماحول میں اپنی جگہ بنا سکیں۔ ان کے مطابق، "نالج بیسڈ اکانومی" ہی پاکستان کی ترقی کا مستقبل ہے۔

ساختی تنظیمِ نو اور ادارہ جاتی اصلاحات

وزیر خزانہ نے مزید بتایا کہ حکومت وفاقی وزارتوں اور محکموں کی ساختی تنظیمِ نو پر کام کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یوٹیلٹی اسٹورز کارپوریشن اور پاسکو جیسے خسارے میں چلنے والے اداروں کو مرحلہ وار بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ڈیفائنڈ کنٹری بیوشن پینشن اسکیم متعارف کرائی جا رہی ہے تاکہ سرکاری ملازمتوں کے نظام کو پائیدار بنایا جا سکے۔

ترجیحی شعبوں پر فوکس

انہوں نے کہا کہ حکومت کا فوکس ان ترجیحی شعبوں پر ہے جو براہِ راست ملکی پیداوار اور برآمدات میں اضافہ کر سکتے ہیں، جن میں معدنیات و کان کنی، انفارمیشن ٹیکنالوجی، زراعت، دواسازی اور بلیو اکانومی شامل ہیں۔ ان کے مطابق، "یہی وہ شعبے ہیں جو پاکستان کے معاشی فریم ورک کو جدید اور پائیدار بنا سکتے ہیں۔"

عالمی تناظر میں پاکستان کی پوزیشن

محمد اورنگزیب نے کہا کہ عالمی سطح پر اقتصادی نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے، اور کئی ممالک اپنے معاشی ڈھانچے میں اصلاحات لا رہے ہیں۔ پاکستان بھی اسی سمت گامزن ہے تاکہ وہ **عالمی معیشت کا فعال حصہ** بن سکے۔ ان کے مطابق، پاکستان کو اب "اصلاحات کے تسلسل" کی ضرورت ہے تاکہ سرمایہ کاروں کا اعتماد مزید مضبوط ہو۔

پالیسی کی تسلسل اور وژن کی اہمیت

انہوں نے زور دیا کہ پالیسیوں کا تسلسل ہی معیشتی استحکام کی ضمانت ہے۔ ان کے بقول، "ہمیں ردِعمل پر مبنی فیصلوں سے نکل کر مستقبل کے لیے ایک واضح روڈ میپ تیار کرنا ہوگا۔" ان کا کہنا تھا کہ حکومت پالیسی کے تسلسل، گورننس میں شفافیت اور نجی شعبے کی شمولیت سے معیشت کو طویل المدتی استحکام کی طرف لے جانے کے لیے پُرعزم ہے۔

ایک نیا معاشی سفر

گوگل کا پاکستان میں دفتر قائم کرنا، آئی ایم ایف پروگرام کی کامیابی، عالمی ریٹنگ میں بہتری اور نجکاری کے عمل کی تیزی یہ تمام عوامل اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان اب معاشی اصلاحات کے ایک **نئے دور میں داخل** ہو چکا ہے۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کا وژن اس سمت اشارہ کرتا ہے کہ پاکستان آنے والے برسوں میں ٹیکنالوجی، برآمدات اور شراکت داریوں کی بنیاد پر ایک خودمختار اور پائیدار معیشت کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

Over 190K Followers on social media now shining in print too

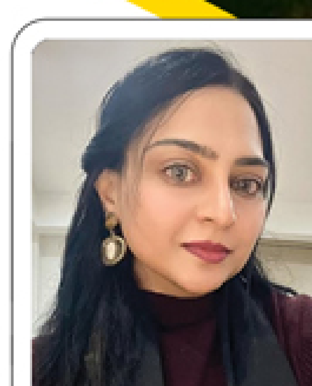

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

چین۔ سورج کے دیس میں

میں نے ہمیشہ سوچا تھا کہ سورج محض روشنی دیتا ہے، مگر چین آ کر جانا کہ یہ روشنی زندگی بھی بنتی ہے۔ آج صبح جب میں نے یونان کے پہاڑوں کی سمت سفر شروع کیا تو گاڑی کی کھڑکی سے باہر پھیلا ہوا سبز منظر دل میں ایک عجیب سی طمانیت بھر رہا تھا۔ راستے کے دونوں طرف چائے کے باغات تھے، پہاڑی ڈھلانوں پر بادلوں کی لکیریں رینگتی تھیں، اور کبھی کبھار چھوٹی ندیاں راستہ کاٹتی ہوئی درختوں کے سائے میں کھو جاتیں۔ مجھے یوں لگا جیسے فطرت اور انسان کے درمیان کوئی پرانی صلح دوبارہ قائم ہو رہی ہو۔

چار برس ہونے کو آئے کہ میں بیجنگ میں مقیم ہوں۔ ابتدا میں یہ شہر میرے لیے صرف ایک جدید اور مصروف دارالحکومت تھا لوہے، شیشے اور روشنیوں کا جنگل۔ مگر وقت کے ساتھ ایک نیا شعور جاگا یہ زمین صرف ہمارا مسکن نہیں، ایک زندہ وجود ہے، اور ہم سب اس کی سانسوں کا حصہ ہیں۔ ایک روز میں نے پڑھا کہ چین دنیا کے ساٹھ فیصد شمسی پینل تیار کرتا ہے، تو یقین نہیں آیا۔ حیرت ہوئی کہ اتنی تیز رفتار ترقی کے باوجود یہ قوم قدرت کے ساتھ اپنا رشتہ کیسے نبھا رہی ہے؟

یونان کی راجدھانی کنمنگ پہنچتے ہی احساس ہوا کہ یہاں ہوا مختلف ہے۔ صاف، نمی بھری، اور ہلکی سی خوشبو لیے ہوئے۔ لوگ مسکراتے ہوئے ملتے ہیں، درخت اتنے گھنے ہیں کہ سڑک پر دھوپ چھن کر آتی ہے۔ میں ایک مقامی سائنسدان، ڈاکٹر لین کے ساتھ شمسی توانائی کے فارم کی طرف روانہ ہوئی۔ راستے میں وہ بتا رہے تھے کہ یہ پہاڑی علاقہ قدرتی روشنی سے مالا مال ہے، اور یہاں کے لوگ صدیوں سے سورج کو زندگی کی علامت مانتے آئے ہیں۔ اب وہی سورج بجلی بن رہا ہے، گھروں کو روشن کر رہا ہے، اور دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں کی جگہ لے رہا ہے۔

جب ہم ایک بلندی پر پہنچے تو منظر میرے لیے کسی خواب سے کم نہ تھا۔ نیچے پوری وادی میں قطار در قطار شمسی پینل لگے تھے، چمکتے ہوئے، منظّم، جیسے کسی آرٹسٹ نے زمین پر آئینوں کی پینٹنگ بنا دی ہو۔ ہر پینل سورج کی سمت جھکا ہوا تھا، جیسے دعا کر رہا ہو کہ روشنی کبھی کم نہ ہو۔

میں نے لمحہ بھر کے لیے آنکھیں بند کیں، اور یوں محسوس ہوا جیسے زمین اپنے زخم بھر رہی ہو۔

میرے ذہن میں پاکستان کے وہ دیہات گھومنے لگے جہاں اب بھی شام ڈھلتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا۔ کاش میرے وطن کے پہاڑ بھی سورج سے یوں رشتہ جوڑ لیں۔ ہم نے ہمیشہ روشنی مانگی ہے، کبھی سورج کو اپنا ساتھی کیوں نہ بنایا؟

ڈاکٹر لین مسکرا کر بولے، "ہم سورج کو قابو نہیں کرتے، ہم بس اس کی روشنی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔" ان کی بات نے میرے اندر ایک نیا خیال جگا دیا۔ علم کا اصل مقصد شاید یہی ہے۔ فطرت پر غلبہ نہیں، بلکہ اس سے ہم آہنگی۔

اس شام یونان کی فضا میں جب سورج پہاڑوں کے پیچھے چھپنے لگا تو شمسی پینلوں پر آخری سنہری کرنیں پڑ رہی تھیں۔ ایسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ روشنی ماند نہیں ہو رہی تھی، بلکہ لگتا تھا کہ زمین نے سورج کو اپنے دل میں سمیٹ لیا ہے۔

اگلی صبح ہوا میں ہلکی سی نمی اور چائے کی خوشبو گھلی ہوئی تھی۔ میں ہوٹل کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ سامنے پہاڑوں کی ڈھلان پر بادل ٹھہرے تھے، اور سورج ان کے پیچھے سے جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یونان کا موسم مجھے مری کی صبحوں کی یاد دلاتا ہے، مگر یہاں کے لوگ دن کا آغاز ایک خاص نظم سے کرتے ہیں، جیسے ہر کام سورج کی گردش کے تابع ہو۔

چین آج صرف ایک ملک نہیں رہا، بلکہ ایک ایسی تجربہ گاہ بن چکا ہے جہاں مستقبل کے خواب تراشے جا رہے ہیں۔ یہاں علم کا ہر دائرہ چاہے وہ توانائی ہو، جینیات، فلسفہ یا مصنوعی ذہانت اپنے اندر انسانیت کی کسی نئی جہت کو کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔

سبز توانائی کے میدان میں چین نے دنیا کی قیادت سنبھال لی ہے۔ 2025 تک دنیا کے تقریباً پینسٹھ فی صد شمسی پینل چین کی زمینوں سے نکل رہے ہیں۔ سات سو گیگا واٹ سے زیادہ شمسی طاقت پیدا کی جا رہی ہے، اور ہوا سے بجلی بنانے کے منصوبے چار سو ساٹھ گیگا واٹ تک پہنچ چکے ہیں۔ شمسی پینل اب پہاڑوں، صحراؤں اور چھتوں پر چمکتے ہیں جیسے زمین نے خود روشنی اوڑھ لی ہو

ڈاکٹر لین نے مجھے ایک مقامی گاؤں میں لے جانے کا وعدہ کیا تھا جہاں کسان اپنی زمینوں میں شمسی پینل لگا کر بجلی پیدا کرتے ہیں۔ گاڑی کچی سڑکوں سے گزرتی ہوئی ایک چھوٹی بستی میں پہنچی۔ گھروں کی چھتوں پر چمکتے ہوئے پینل ایسے لگ رہے تھے جیسے نیلی ٹائلوں کا کوئی خوبصورت گنبد بن گیا ہو۔ وہاں ایک عمر رسیدہ کسان، "چن لی"، ہماری منتظر تھی۔ اس کے ہاتھوں میں مٹی کی خوشبو رچی تھی اور چہرے پر وہ اعتماد جو محنت سے جنم لیتا ہے۔

چن لی نے بتایا کہ چند سال پہلے تک ان کے گاؤں میں بجلی نہیں تھی۔ شام ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا، بچے موم بتیوں کے سائے میں پڑھتے اور عورتیں لکڑی کے دھوئیں میں کھانا پکاتیں۔ پھر حکومت کے تعاون سے شمسی پینل لگے، اور اب نہ صرف گھروں میں روشنی ہے بلکہ وہ اضافی بجلی بیچ کر آمدنی بھی حاصل کرتے ہیں۔ وہ مسکرا کر بولی "ہم نے سورج سے دوستی کر لی ہے، اب رات بھی اجالے میں گزرتی ہے۔"

میں نے سوچا، شاید یہی سبز توانائی کا اصل مفہوم ہے۔ صرف ماحول نہیں بچانا، بلکہ انسان کی زندگی میں امید جگانا۔

میں نے چن لی کے بیٹے کو دیکھا جو سکول سے لوٹ کر موبائل پر کچھ سیکھ رہا تھا۔ یہ وہ نسل ہے جو شمسی روشنی میں پیدا ہوئی ہے، جسے اندھیرے کا مطلب شاید کبھی سمجھ نہ آئے۔

ڈاکٹر لین نے بتایا کہ یونان میں اب ہزاروں دیہات خود کفیل ہو چکے ہیں۔ حکومت نے شمسی توانائی کو صرف بجلی کا ذریعہ نہیں بلکہ "ماحولیاتی تہذیب" کا حصہ بنا دیا ہے۔

میں نے پوچھا، "ماحولیاتی تہذیب؟"

انہوں نے بتایا "ہاں، ہم سمجھتے ہیں کہ ترقی تبھی ممکن ہے جب انسان، فطرت، اور ٹیکنالوجی ایک ہی دائرے میں چلیں۔ اگر ان میں توازن بگڑ جائے تو زمین اپنی خوبصورتی کھو دیتی ہے۔"

ان کی بات سنتے ہوئے مجھے اپنے وطن کے وہ دریائی علاقے یاد آئے جہاں سورج کی روشنی بے دریغ پڑتی ہے مگر بجلی کا نام نہیں۔ میں نے دل ہی دل میں خواہش کی کہ کبھی ہمارے نوجوان بھی فطرت کو دشمن نہیں، دوست سمجھیں۔ شاید تب ہمارے دیہاتوں میں بھی وہی روشنی اترے جو یونان کے ان پہاڑوں پر چھائی ہوئی ہے۔

گاؤں سے واپسی پر میں نے ایک چھوٹی لڑکی کو دیکھا جو سورج کی کرنوں سے کھیل رہی تھی۔ وہ ہاتھوں سے سایہ بناتی اور پھر قہقہہ لگاتی۔ میں مسکرا دی۔ یہی روشنی کی اصل طاقت ہے، کہ یہ خوشی پیدا کرتی ہے، زندگی میں رقص بھر دیتی ہے۔

واپسی پر بیجنگ کی خنک ہوا میں اترتے ہوئے مجھے یونان کے سورج کی حرارت یاد آئی۔ مگر یہاں روشنی کسی

Over 190K Followers on social media now shining in print too

اور روپ میں تھی۔ شیشے کی عمارتوں، کمپیوٹر اسکرینوں اور سفید لیبارٹری کوٹوں میں لپٹی ہوئی۔ میں آج بیجنگ جینوم انسٹیٹیوٹ آئی تھی، جہاں انسان کے جینز، یعنی زندگی کے خفیہ کوڈ، پڑھے اور سمجھے جاتے ہیں۔

یہاں ہر چیز خاموش تھی، مگر اس خاموشی میں ایک عجیب سی روانی تھی، جیسے خود زندگی کسی پوشیدہ زبان میں بات کر رہی ہو۔

استقبالیہ پر میرا خیر مقدم ایک چینی خاتون سائنسدان نے کیا، جس کا نام ''ڈاکٹر ژاؤ'' تھا۔ ان کی آنکھوں میں وہی شوق جھلک رہا تھا جو کسی مصور کے ہاتھوں میں رنگ دیکھ کر محسوس ہوتا ہے۔

ہم ایک بڑے ہال میں داخل ہوئے جہاں سینکڑوں مشینیں دھیمی آواز میں چل رہی تھیں۔ اسکرینوں پر انسانی ڈی این اے کے طویل دھاگے لہروں کی طرح دوڑ رہے تھے۔ رنگوں کی ایک نظم، جو کہیں موت، کہیں زندگی، اور کہیں امید کے اشارے دے رہی تھی۔

میں نے ڈاکٹر ژاؤ سے پوچھا، ''آپ روزانہ ان لکیروں کو دیکھتی ہیں، کیسا لگتا ہے؟''

وہ مسکرا کر بولیں، ''یوں لگتا ہے جیسے خدا نے اپنی صناعی کا مسودہ ہمارے سامنے رکھ دیا ہو، اور ہم اس کے حروف پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔''

ان کی بات سنتے ہی میرے دل میں ایک عجب سکون اتر گیا۔ میں نے سوچا، شاید علم کا سب سے مقدس لمحہ وہی ہے جب انسان خالق کے رازوں کو جاننے کی جستجو میں عاجز ہو جاتا ہے۔

ایک نوجوان ریسرچر نے مجھے بتایا کہ یہاں کینسر اور الزائمر پر نئی دوائیں تیار ہو رہی ہیں، اور بعض مریضوں کے جینز کو درست کر کے انہیں نئی زندگی دی جا رہی ہے۔ اس نے کہا، ''ہم بیماری کو مٹانے نہیں، بلکہ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب سمجھ آ جائے تو علاج خود بخود جنم لیتا ہے۔''

یہ الفاظ میرے ذہن میں دیر تک گونجتے رہے۔ سمجھ علاج بن جاتی ہے۔

لیبارٹری کے ایک کونے میں ایک شیشے کے پیچھے چند جین انجینئرز کسی نایاب بیماری پر تجربہ کر رہے تھے۔ میں نے سکرین پر ایک خلیے کو تقسیم ہوتے دیکھا۔ جیسے کوئی ننھا چراغ جل رہا ہو۔ لمحہ بھر کو یوں لگا جیسے میں کائنات کے اندر جھانک رہی ہوں، جہاں خدا نے زندگی کا پہلا نقشہ کھینچا تھا۔

میں نے سوچا
یونان کے پہاڑوں میں سورج روشنی دیتا تھا، یہاں علم خود روشنی بن گیا ہے۔

حیاتیاتی سائنس میں بھی چین نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ بیجنگ جینوم انسٹیٹیوٹ (BGI) آج دنیا کے بڑے جینیاتی مراکز میں شمار ہوتا ہے، جہاں کینسر، الزائمر اور نایاب بیماریوں کے علاج کے لیے جین تھراپی کے درجنوں تجربے جاری ہیں۔ یہی نہیں، زرعی جینیات میں ''3.0RiceHybrid'' کے منصوبے نے اناج کی پیداوار میں تیس فی صد اضافہ ممکن بنا دیا ہے۔

مجھے شدت سے احساس ہوا کہ شمسی پینل ہوں یا ڈی این اے کی زنجیریں دونوں ایک ہی حقیقت کی علامت ہیں: توانائی۔ ایک بیرونی روشنی ہے، دوسری اندرونی۔

انسان کی اصل تلاش شاید یہی ہے کہ وہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کر دے تاکہ جسم اور روح دونوں روشن رہیں۔

ڈاکٹر ژاؤ نے جاتے جاتے کہا، ''علم جتنا گہرا ہوتا ہے، انسان اتنا ہی نرم ہو جاتا ہے۔'' میں نے ان کی آنکھوں میں جھانکا۔ وہاں کوئی غرور نہیں تھا، بس شکر گزاری۔ اور یہی لمحہ میرے لیے علم کی سب سے بڑی تعریف بن گیا۔

چین میں رہتے ہوئے اب چار برس ہو گئے ہیں۔ وقت کا احساس تب ہوتا ہے جب کسی جگہ کا موسم آپ کے اندر اترنے لگے۔ بیجنگ کی خزاں اب میرے دل کی دیواروں پر بھی سنہری پتے چپکا گئی ہے۔ میں اکثر باورچی خانے کی کھڑکی سے باہر دیکھتی ہوں۔ سامنے آسمان پر کبھی دھوپ، کبھی دھند، اور نیچے چلتی ہوئی زندگی۔ اسی منظر کے بیچ میں میں نے سیکھا ہے کہ دنیا کتنی بدل رہی ہے، اور ہم عورتیں بھی اس تبدیلی کا خاموش حصہ ہیں۔ میں اکثر سوچتی ہوں کہ یہاں کے لوگ اپنے کام میں ایسے مگن رہتے ہیں جیسے وقت ان کے ہاتھوں میں پگھلتا جا رہا ہو۔ مجھے اکثر حیرت ہوتی ہے کہ یہ قوم اتنی خاموشی سے ترقی کر رہی ہے، اور ہم نے ہمیشہ شور میں خواب دیکھے۔

دو دن پہلے میں نے ایک ڈاکومنٹری دیکھی جس میں بیجنگ کے جینوم انسٹیٹیوٹ کے سائنسدانوں کو دکھایا جا رہا تھا۔ وہ انسانی ڈی این اے پر تحقیق کر رہے تھے۔ وہی نازک زنجیریں جو زندگی کے تمام راز اپنے اندر چھپائے بیٹھی ہیں۔ اسکرین پر جب وہ رنگین خاکہ ابھرا تو میں ٹھٹک گئی۔ لگا جیسے کسی نے کائنات کے اندر جھانکنے کا دروازہ کھول دیا ہو۔ میں نے خود سے کہا، ''انسان کہاں تک پہنچ گیا ہے۔'' اور پھر دل کے کسی کونے سے ایک نرم سی آواز آئی، ''ہاں، مگر کیا وہ خود تک پہنچ پایا ہے؟

بیجنگ کی خزاں آہستہ آہستہ اپنے رنگ گہرا کر رہی تھی۔ درختوں کے پتے زرد ہو کر زمین پر ایسے بکھرے تھے جیسے کسی نے وقت کے صفحے پر یادیں چھڑک دی ہوں۔ میں نے چائے کا کپ کھڑکی کے پاس رکھا اور باہر دیکھا روشنی کی نرم لکیریں آسمان سے اتر کر شہر کے چہروں پر پھیل رہی تھیں، مگر میرے دل میں ایک ہلکی سی اداسی تھی۔ شاید علم کا سفر جتنا باہر جاتا ہے، اتنا ہی اندر لوٹ آتا ہے۔

گزشتہ ہفتے میں پیکنگ یونیورسٹی کے فلسفہ ڈیپارٹمنٹ گئی تھی۔ وہاں طلبہ اور محققین مصنوعی ذہانت کے اخلاقی اثرات پر گفتگو کر رہے تھے۔ ایک چینی نوجوان نے کہا

''ہم اب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا روبوٹ بھی اخلاق سیکھ سکتے ہیں؟''

یہ جملہ میرے ذہن میں ٹھہر گیا۔ میں نے سوچا، انسان نے مشین کو سوچنا سکھا دیا، مگر کیا وہ خود احساس کا ہنر سنبھال سکا؟ ہم جتنا عقل میں بڑھتے گئے، اتنا ہی دل کی سرگوشی مدھم پڑتی گئی۔

''ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا روبوٹ بھی اخلاق سیکھ سکتے ہیں۔''

یہ سوال محض سائنسی نہیں، انسانی ہے اور شاید یہی علم کی اگلی منزل ہے۔

فطرت کے تحفظ میں بھی چین دنیا کو نیا سبق دے رہا ہے۔ ''گرین سٹی2035'' پروگرام کے تحت نوے شہروں میں اربن فاریسٹ بن رہے ہیں، اور بیجنگ و شنگھائی کی نصف سے زیادہ بجلی اب قابلِ تجدید ذرائع سے حاصل ہوتی ہے۔ الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں چین پہلے ہی دنیا کا نمبر ایک ملک بن چکا ہے۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ چین علم اور فطرت کے درمیان وہ توازن قائم کر رہا ہے جو باقی دنیا کہیں کھو بیٹھی ہے۔

یہاں مشینیں انسان کے تابع ہیں، انسان مشینوں کے نہیں۔

اور یہی وہ نکتہ ہے جہاں علم، اخلاق اور روشنی ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں جہاں ترقی صرف طاقت نہیں، بلکہ شعور کی علامت بن جاتی ہے'' شاید علم کی اگلی منزل وہ نہیں جہاں ہم روبوٹ کو انسان بنائیں،

بلکہ وہ جہاں انسان خود کو دوبارہ انسان ثابت کرے۔'' اور اس لمحے بیجنگ کی فضا میں ایک ہلکی ہوا چلی جیسے کسی نے سرگوشی میں کہا ہو، روشنی ہمیشہ اندر سے شروع ہوتی ہے۔''

بشکریہ، اسٹیٹ میگزین دبئی

ترجمہ: نشید آفاقی

کنزیومرواچ کراچی

دبئی کی لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں ماریہ انور ،اعتماد، وژن اور کامیابی کی علامت

دبئی ، چمکتی روشنیوں، جدید طرزِ زندگی اور شاندار عمارتوں سے مزین خوابوں کا شہر، لیکن اس شہر کے چمکتے افق کے پیچھے کچھ ایسی شخصیات بھی ہیں جنہوں نے اپنی محنت، وژن اور لگن سے اپنا الگ مقام بنایا ہے۔ انہی میں ایک نام ماریہ انور کا بھی ہے جو آج دبئی کی لگژری رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں اعتماد، شفافیت اور کامیابی کی پہچان بن چکا ہے۔ ماریہ کی والدہ عینی انور ایک بہترین رائٹر ہیں ان کو قلم پر بھرپور گرفت حاصل ہے وہ معاشرے کے جیتے جاگتے کرداروں کو اپنی کہانیوں میں لڑی کی طرح پروتی ہیں ماریہ انور بھی عینی انور کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی فیلڈ میں کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں

لگژری گھروں کی دنیا میں مہارت کا سفر

ماریہ انور کا سفر آسان نہیں تھا۔ مگر اُن کی گہری سمجھ بوجھ، مارکیٹ پر مضبوط گرفت اور کلائنٹس کے لیے خلوص نے انہیں ایک ممتاز حیثیت دلائی۔ وہ جانتی ہیں کہ دبئی میں گھر خریدنا صرف سرمایہ کاری نہیں بلکہ خواب کی تکمیل ہے۔ اسی لیے وہ خریدار کے لیے ایسی پراپرٹی ڈھونڈتی ہیں جو نہ صرف وقار اور معیار کی علامت ہو بلکہ مستقبل میں بہترین منافع بھی دے۔

خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کی لگن

ماریہ کے نزدیک ہر کلائنٹ ایک نیا خواب ہے۔ وہ ہر کلائنٹ کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتی ہیں جیسے وہ اُن کے اپنے خواب کی تعبیر کر رہی ہوں۔ وہ ذاتی

نوعیت کی حکمتِ عملی تیار کرتی ہیں، ہر مرحلے پر رہنمائی دیتی ہیں اور فیصلے کو آسان بنا دیتی ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اُن کے زیادہ تر کلائنٹ اُنہیں دوبارہ منتخب کرتے ہیں کیونکہ ماریہ صرف پراپرٹی نہیں خواب بیچتی ہیں

اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری

دبئی کا پراپرٹی مارکیٹ دنیا کے سب سے متحرک شعبوں میں سے ایک ہے، مگر اس میں کامیابی صرف اُنہی کو ملتی ہے جو سمجھداری سے قدم اٹھائیں۔ ماریہ انور اپنے گاہکوں کو مارکیٹ ٹرینڈز، کرایہ کی شرح، اور مستقبل کی ترقی کے امکانات کے بارے میں مکمل معلومات فراہم کرتی ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ درست علم ہی بہترین سرمایہ کاری کی بنیاد ہے۔

دبئی کے نمایاں مقامات پر گہری نظر

پام جمیرا سے ڈاؤن ٹاؤن دبئی تک، ماریہ کو شہر کے ہر گوشے کی گہری معلومات ہیں، وہ جانتی ہیں کہ کون سا علاقہ صرف آج نہیں بلکہ آنے والے کل میں بھی اپنی قدر برقرار رکھے گا۔ اُن کی یہ بصیرت ہی اُنہیں دوسروں سے منفرد بناتی ہے کیونکہ وہ ہر خریدار کو اُس جگہ تک پہنچاتی ہیں جو اُس کے طرزِ زندگی اور خوابوں کے عین مطابق ہو۔

رابطے نہیں، رشتے بنانا

ماریہ انور کا ماننا ہے کہ رئیل اسٹیٹ کا اصل کام لوگوں سے جڑنا ہے، صرف سودے مکمل کرنا نہیں۔ وہ ہر کلائنٹ کی زندگی، خواہشات اور اہداف کو سمجھنے کے لیے وقت نکالتی ہیں۔ یہی خلوص اُن کے تعلقات کو دیرپا اور مضبوط بناتا ہے۔ اُن کے کلائنٹ صرف مطمئن نہیں وہ ماریہ کے سفیر بن جاتے ہیں۔

خدمات میں جدت کا نیا باب

وقت کے ساتھ ساتھ ماریہ نے اپنے کام کے طریقے کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا ہے۔ وہ ڈیجیٹل ٹولز، مارکیٹ اینالیٹکس اور ورچوئل پراپرٹی ٹورز کے ذریعے اپنے گاہکوں کو سہولت فراہم کرتی ہیں۔ اُن کا مقصد ہے کہ کلائنٹ کو ہر ممکن آسانی، شفافیت اور درست معلومات میسر آئیں چاہے وہ دبئی میں ہوں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں۔

ہر لین دین میں اعتماد کی علامت

ماریہ انور کے بارے میں اُن کے گاہک کہتے ہیں کہ وہ پُر اعتماد، پیشہ ور اور صبر و سکون کی علامت ہیں۔ وہ پیچیدہ لین دین کو آسان بنا دیتی ہیں، ہر سوال کا تفصیلی جواب دیتی ہیں، اور گاہکوں کو فیصلہ کرنے کا حوصلہ بخشتی ہیں۔ اُن کی موجودگی خود میں ایک اعتماد ہے جو ہر کامیاب لین دین میں جھلکتا ہے۔

مستقبل کی سمت، وژن اور ترقی

ماریہ کا خواب صرف آج کی کامیابی نہیں، بلکہ مستقبل کی تعمیر ہے۔ وہ دبئی کی لگژری مارکیٹ میں نئے امکانات کی تلاش میں ہیں، تاکہ خریداروں اور سرمایہ کاروں کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جا سکیں۔ اُن کی توجہ ہمیشہ کلائنٹ کے اطمینان اور شفافیت پر مرکوز رہتی ہے یہی ان کے کامیاب مستقبل کی ضمانت ہے۔

Properties Positive LLC، مہارت اور دیانت کا سنگم

ماریہ انور Properties Positive LLC سے وابستہ ہیں، ایک ایسا ادارہ جو دبئی میں اعتماد، پیشہ ورانہ مہارت اور جدید سروسز کے لیے مشہور ہے۔ کمپنی کے ساتھ ان کا تعاون اُنہیں مزید مضبوط بناتا ہے، کیونکہ یہاں ہر قدم کلائنٹ کے مفاد اور دیانت پر استوار ہے۔ ماریہ کی رہنمائی اور PropertiesPositive کا وژن، دبئی کے رئیل اسٹیٹ کے سنہری امتزاج کی بہترین مثال ہے۔

کیوں منتخب کریں ماریہ انور کو؟

اگر آپ دبئی میں اپنے خوابوں کا گھر یا بہترین سرمایہ کاری کی تلاش میں ہیں، تو ماریہ انور وہ نام ہے جس پر آپ آنکھ بند کر کے بھروسہ کر سکتے ہیں۔ ان کی مہارت، خلوص، اور جدید طرزِ کار اُنہیں نہ صرف ایک ماہر ایجنٹ بلکہ ایک رہنما بناتے ہیں جو آپ کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔

@thehousehunters_)
(instagram id

نجکاری کی نئی لہر، پی آئی اے اور ایئرپورٹس کی فروخت: امکانات یا خطرات؟

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان میں معاشی اصلاحات اور ریاستی اداروں کے بوجھ میں کمی کے نام پر نجکاری کا عمل ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ حال ہی میں بورڈ آف پرائیویٹائزیشن کمیشن نے پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کارپوریشن لمیٹڈ (PIACL) اور اسلام آباد، لاہور اور کراچی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹس کے انتظامی حقوق سے متعلق اہم فیصلے کیے ہیں۔ ان فیصلوں نے جہاں حکومتی مالیاتی پالیسی کی سمت واضح کی ہے، وہیں قومی مفاد، شفافیت، اور عوامی اعتماد کے سوالات کو بھی تازہ کر دیا ہے۔

یہ اجلاس وزیرِاعظم کے مشیر برائے نجکاری کی زیرِ صدارت ہوا، جس میں عارف حبیب کارپوریشن لمیٹڈ کی سربراہی میں قائم کنسورشیم میں اے کے ڈی ہولڈنگز پرائیویٹ لمیٹڈ کو شامل کرنے کی منظوری دی گئی۔ اس شمولیت کے بعد کنسورشیم نے اسٹیٹمنٹ آف کوالیفیکیشنز کی تمام شرائط پوری کر لی ہیں۔ یہی کنسورشیم ان چار پری کوالیفائیڈ امیدواروں میں سے ایک ہے جو پی آئی اے کی نجکاری کے عمل میں شامل ہیں۔ بظاہر یہ فیصلہ محض انتظامی نوعیت کا ہے، مگر اس کے اثرات پاکستان کی معیشت اور ہوابازی کے شعبے میں دور رس ثابت ہو سکتے ہیں۔

پی آئی اے، ایک قومی علامت سے مالی بوجھ تک

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کبھی خطے کی بہترین فضائی کمپنیوں میں شمار ہوتی تھی۔ اس کے نظم و ضبط، سروس کے معیار اور بین الاقوامی سطح پر پہچان نے اسے قومی فخر کا درجہ دیا تھا۔ مگر گزشتہ دو دہائیوں میں بدانتظامی، سیاسی مداخلت، غیر شفاف بھرتیوں اور مالی بے ضابطگیوں نے پی آئی اے کو خسارے کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ ادارہ جو کبھی ''گریٹ پیپل ٹو فلائی وِد'' کے نعرے سے جانا جاتا تھا، اب اربوں روپے کے خسارے، پرانے بیڑے اور بند بین الاقوامی روٹس کے بوجھ تلے دب چکا ہے۔

حکومت کے لیے اس خسارے کو برداشت کرنا اب ممکن نہیں رہا، اسی لیے نجکاری کو واحد حل سمجھا جا رہا ہے۔ تاہم، سوال یہ ہے کہ کیا نجکاری واقعی پی آئی اے کو دوبارہ کھڑا کر سکے گی یا یہ ایک اور ''ملی اثاثے کی نیلامی'' ثابت ہوگی؟

ایئرپورٹس کی نجکاری، سرمایہ کاری یا کنٹرول کی منتقلی؟

پرائیویٹائزیشن کمیشن نے کابینہ کمیٹی برائے نجکاری (CCOP) کو سفارش کی ہے کہ اسلام آباد، لاہور، اور کراچی کے ایئرپورٹس کو نجکاری پروگرام میں شامل کیا جائے۔ یہ تجویز اس بنیاد پر پیش کی گئی کہ ان ایئرپورٹس کو طویل مدتی کنسیشن معاہدوں کے تحت نجی شعبے کے حوالے کیا جائے تاکہ ان کی کارکردگی بہتر ہو، جدید سہولتیں فراہم کی جا سکیں اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کو راغب کیا جا سکے۔

یہ تصور کاغذ پر پرکشش دکھائی دیتا ہے، لیکن عملی طور پر کئی سوالات جنم لیتے ہیں۔ کیا غیر ملکی یا مقامی نجی کمپنیاں پاکستان کی قومی سلامتی، ڈیٹا اور ایوی ایشن انفراسٹرکچر کو محفوظ رکھ سکیں گی؟ کیا اس عمل میں شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے گا؟ یا پھر یہ صرف چند بڑے سرمایہ دار گروپس کے لیے ایک اور منافع بخش موقع ہوگا؟

دنیا کے کئی ممالک میں ایئرپورٹس کے انتظام کو نجی کنسیشن پر دیا گیا ہے، لیکن وہاں سخت ریگولیٹری نظام موجود ہیں۔ پاکستان میں ریگولیٹری کمزوری، سیاسی اثرورسوخ، اور ادارہ جاتی ناہمواری ایسے عوامل ہیں جو کسی بھی بڑے نجکاری منصوبے کو متنازع بنا سکتے ہیں۔

ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی کی نجکاری، ایک اور مثال

اسی اجلاس میں ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ (HBFC) کی نجکاری کے لیے بھی اہم فیصلے کیے گئے۔ بورڈ نے اس کی ریفرنس پرائس کی منظوری دی اور سیل پرچیز ایگریمنٹ کی شرائط کو کابینہ کمیٹی کو جمع کرانے کے لیے حتمی شکل دی۔ اس کمپنی کو پاکستان مارگیج ری فنانس کمپنی لمیٹڈ (PMRCL) کے ذریعے نیگوشیئٹڈ سیل کے تحت فروخت کیا جا رہا ہے۔

اگرچہ یہ لین دین نسبتاً کم حساس نوعیت کا ہے، لیکن اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکومت نجکاری کے عمل کو وسیع سطح پر لے جانا چاہتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سی سی او پی اور وفاقی کابینہ نے اس لین دین کے طریقہ کار کو جولائی 2023 میں ہی منظور کر لیا تھا، جس کا مطلب ہے کہ اس پورے عمل کی منصوبہ بندی کافی عرصے سے جاری تھی۔

نجکاری، معیشت کی نجات یا قومی اثاثوں کا زوال؟

نجکاری کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ حکومت کو کاروباری سرگرمیوں سے نکل کر پالیسی سازی اور ریگولیشن تک محدود ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق، نجی شعبہ زیادہ مؤثر، تیز اور جدید طریقوں سے اداروں کو چلا سکتا ہے۔ وہ پی آئی اے کی مثال دیتے ہیں کہ اگر یہ نجی ہاتھوں میں دی جائے تو نہ صرف مالی خسارہ ختم ہوگا بلکہ کمپنی کی سروس بھی بہتر ہو سکتی ہے۔

مگر ناقدین کا کہنا ہے کہ پاکستان میں نجکاری اکثر شفافیت سے عاری رہی ہے۔ ماضی میں اسٹیل مل، بینکوں، ٹیلی کام اداروں اور بجلی کمپنیوں کی فروخت میں سیاسی اور مالی مفادات کی آمیزش رہی ہے۔ قومی اثاثے چند مخصوص گروپس کو کم قیمت پر دے دیے گئے، جنہوں نے بعد میں عوامی مفاد کے بجائے منافع کو ترجیح دی۔

شفافیت اور ادارہ جاتی اعتماد کی ضرورت

نجکاری اگر قومی مفاد میں کرنی ہے تو شفافیت، آزاد نگرانی اور عوامی اعتماد بنیادی شرائط ہیں۔ پارلیمانی کمیٹیوں، میڈیا اور سول سوسائٹی کو اس عمل کی نگرانی میں شامل کیا جانا چاہیے۔ پی آئی اے اور ایئرپورٹس کی فروخت جیسے حساس معاملات میں ہر معاہدہ، ہر بولی اور ہر شرائط کو عوام کے سامنے رکھا جانا لازمی ہے۔

مزید برآں، نجکاری کے بعد ریگولیٹری فریم ورک کو مضبوط بنانا بھی ضروری ہے تاکہ صارفین کے حقوق محفوظ رہیں، قیمتوں میں استحکام برقرار رہے، اور ملک کی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

نجکاری کوئی غلط قدم نہیں، مگر یہ تب ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے جب نیت، نظام اور عمل سب شفاف ہوں۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں، جہاں ادارے کمزور اور مفادات طاقتور ہیں، نجکاری ایک نازک عمل ہے۔ پی آئی اے اور بڑے ایئرپورٹس کا مستقبل صرف سرمایہ کاروں کے ہاتھ میں نہیں، بلکہ حکومتی دیانت اور شفافیت کے ترازو میں تولا جائے گا۔ اگر یہ عمل درست سمت میں آگے بڑھا تو شاید قومی معیشت کو نئی زندگی ملے، مگر اگر ماضی کی طرح طاقتور طبقات کے لیے نفع بخش سودا بن گیا، تو یہ نجکاری نہیں، قومی ورثے کی نیلامی کہلائے گی۔

غزل جعفری کے چوتھے مجموعہ کلام ”بس تم ہی رہو“

کی شاندار تقریب رونمائی

غزل جعفری اپنے سارے دکھ بھول کر معاشرے کی بات کرتی ہیں وہ ایک جرات مند شاعرہ ہیں، میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں، رؤف صدیقی

معتبر شاعرہ ہیں نازک احساسات وجذبات کی بہترین ترجمانی کرتی ہیں، (شاعر علی شاعر)، غزل جعفری نے احتجاجی شاعری میں بھی اپنا نام پیدا کیا، منیف اشعر

غزل جعفری کے گھر میں سب کو عزت اور محبت ملتی ہے (پروین نذیر سومرو) محبت کرنے والوں کی محبت انمول ہوتی ہے ان کو کسی دعوت نامے کی ضرورت نہیں ہوتی محمد علی جعفری

کتابیں چھپتی ہیں مگر بکتی نہیں ہیں اب معاشرے کی ترجیحات مختلف ہوگئی ہیں، اخلاق احمد، بابر اسماعیل کا خطاب، صدر تقریب سینئر شاعرہ پروین حیدر کا منظوم خراج تحسین

سینئر شاعر اور کیف بنارسی کے صاحبزادے اختر سروش نے بہترین نظامت سے تقریب کو چار چاند لگادیئے، آخر میں غزل جعفری نے اپنا کلام پیش کرکے داد وصول کی

رپورٹ: نشید آفاقی

ممتاز شاعر اور سابق صوبائی وزیر روف صدیقی نے کہا ہے کہ غزل جعفری اپنے سارے دکھ بھول کر معاشرے کی بات کرتی ہیں وہ ایک جرات مند شاعرہ ہیں میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں ان خیالات کا اظہار انہوں نے غزل جعفری کے چوتھے مجموعہ کلام بس تم ہی رہو کی تقریب رونمائی سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا انھوں نے کہا کہ میرے شہر کا یہ حال ہے اسے دیکھ کر دکھ ہوتا ہے اور قلم کار اس کو اپنے الفاظوں میں بیان کرتا ہے تو یہ دکھ مزید اجاگر ہوتا ہے اور یہی کچھ مجھے غزل جعفری کی شاعری میں نظر آتا ہے انہوں نے کہا کہ اکثر لوگوں کو شکایت رہتی ہے کہ زندگی میں انہیں پذیرائی نہیں ملی مگر میں کہتا ہوں کہ ایسا لکھیں جو ہمیشہ پڑھا جائے انہوں نے کہا کہ شاعری میں ایک پیغام ہوتا ہے اور غزل جعفری نے اپنی شاعری میں ایک مضبوط پیغام دیا ہے انہوں نے نہایت جرات مندی اور مضبوطی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ یہ بات اٹل حقیقت ہے کہ قلم کار کبھی بھی اپنے ضمیر کا سودا نہیں کر سکتا رؤف صدیقی نے کہا کہ کوئی آپ کو سنے نہ سنے آپ اپنا کام جاری رکھیں آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ پاک ہمارے شہر کو حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھ آمین شاعر علی شاعر نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غزل جعفری کی شاعری میں فکری، فنی اور اسلوبی انفرادیت موجود ہے وہ ایک معتبر شاعرہ ہیں نازک احساسات، جذبات کو منظوم کرنے میں ان کو ملکہ حاصل ہے قارئین، نقاد اور طالب علموں کے ذریعے انہوں نے بے پناہ داد وصول کی غزل جعفری کی شاعری دلوں میں اترنے والی شاعری ہے وہ انسانی احساسات کی بھرپور عکاسی کرتی ہیں اسی لیے وہ ہر محفل میں داد وصول کرتی ہیں ممتاز شاعر منیف اشعر نے کہا کہ تحریک پاکستان میں غزل جعفری کے والد کیف بنارسی کا رول بہت نمایاں رہا اور شاعری کے حوالے سے ان کا کلام تو تحریک پاکستان کا نعرہ بن گیا تھا ایک ایسے شاعر کی صاحبزادی غزل جعفری نے اپنی شاعری کو قابل توجہ بنایا ان کی شاعری میں بے پناہ منفرد موضوعات ہیں بس تم ہی رہو میں قائد اعظم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا غزل جعفری کی شاعری رومانوی اور داخلی افکار پر مبنی ہے انہوں نے احتجاجی شاعری میں بھی اپنا نام پیدا کیا ناانصافیوں کے باوجود عوام خاموش رہتے ہیں یہ نہایت افسوسناک امر ہے غزل جعفری نے انہی موضوعات کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے غزل جعفری نے باہمت اور حساس شخص کیف بنارسی کی صاحبزادی ہونے کا حق ادا کیا میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا مطالعہ قاری کو مسرور کر دے گا اور ہر خاص وعام میں یہ کتاب مقبولیت حاصل کرے گی پروین نذیر سومرو نے کہا کہ غزل جعفری نے علمی و ادبی ماحول میں آنکھ کھولی اسی لیے ان میں لکھنے کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے اپنی قابلیت سے اس کو بام عروج پر پہنچا دیا ہم لوگ ایک ہی محلے میں رہتے تھے میری ان سے بہترین دوستی ہے ہمارے درمیان بہت سی چیزیں قدر مشترک بھی ہیں ان کے شوہر اسد جعفری کی حوصلہ افزائی کے باعث میں نے لکھنا شروع کیا اسد جعفری بہت بڑے آدمی تھے ان کے پاس بہت سے مشہور و معروف لوگ آتے تھے کیونکہ اسد جعفری اور غزل جعفری کے گھر میں سب کو محبت ملتی تھی عزت ملتی تھی اسی لیے سب لوگ ان کے گھر آنا پسند کرتے تھے انہوں نے کہا کہ دوستی بہت خوبصورت چیز ہے میں انشاء اللہ تاحیات ان سے دوستی نبھاتی رہوں گی انہوں نے کہا کہ غزل جعفری بہت پرخلوص خاتون ہیں اسی لیے سب لوگ ان سے محبت کرتے ہیں غزل جعفری نے نہایت جرات اور ہمت کے ساتھ اپنے بچوں کی پرورش کی ان کو اعلی تعلیم وتربیت سے سرفراز کیا اسی لیے آج وہ ایک اطمینان کی زندگی گزار رہی ہیں میری دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو مزید ہمت اور استقامت عطا فرمائے آمین اسد جعفری کے صاحبزادے محمد علی جعفری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محبت کرنے والوں کی محبت انمول ہوتی ہے ان کو کسی دعوت نامے سے غرض نہیں ہوتی وہ بس خلوص اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور دوستوں کی تقریبات میں ضرور شرکت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس وقت تقریب میں رؤف صدیقی صاحب موجود ہیں یہ جب منسٹر تھے تب بھی ہماری تقریبات میں آتے تھے یہ ہماری چار پانچ تقریبات میں آچکے ہیں روف صدیقی صاحب کا کہنا ہے کہ اسد جعفری کے اہل خانہ تقریب کر رہے ہیں تو اسی لیے میں اس میں ضرور شرکت کرتا ہوں تا کہ ان کی حوصلہ افزائی ہو انہوں نے کہا کہ میں اپنی والدہ کو مشورہ دوں گا کہ وہ صرف خلوص اور محبت کرنے والوں پر یقین رکھیں اور انہی کی وجہ سے اس نوعیت کی تقریبات سجائی جاتی ہیں اور کامیاب ہوتی ہیں محمد علی جعفری نے کہا کہ خوش بخت شجاعت صاحبہ کو اچانک بیرون ملک جانا پڑا تاہم انہوں نے ہم سے معذرت کی انہوں نے میری والدہ کو اپنے آفس بلایا اور ان کے ساتھ تصویریں کھنچوائیں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب میں بیرون ملک سے واپس آؤں گی تو آپ لوگوں کی اعزاز میں ایک شام منعقد کروں گی میں سمجھتا ہوں خلوص ومحبت کا کوئی مول نہیں ہوتا سینئر صحافی اخلاق احمد نے کہا کہ غزل جعفری اپنی شاعری میں ظلم اور ناانصافی کے خلاف بات کرتی ہیں مظالم کی نشاندہی کرتی ہیں اسی لیے ان کی شاعری کو پسند کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ کتابیں چھپتی ہیں مگر بکتی نہیں ہیں اب معاشرے کی ترجیحات مختلف ہوگئی ہیں انہوں نے بتایا کہ اسد جعفری صاحب سوشل راؤنڈ اپ لکھتے تھے یہ سلسلہ لوگوں میں خاصہ مقبول تھا لوگ اپنی تصویریں اور خبریں چھپوانے کے لیے ہم سے رابطہ کرتے تھے اسی طرح جنگ اخبار میں بھی اگر کوئی خبر چھپوانی ہوتی تو لوگ ہم سے رابطہ کرتے تھے مگر اب سارے معاملات بدل چکے ہیں انہوں نے کہا کہ اسد جعفری اور غزل جعفری کا گھرانہ اب بھی تقریبات منعقد کرتا ہے جو آئند امر ہے انہوں نے کہا کہ جب اسد جعفری صاحب بیمار ہوئے تو ان کے اندر ناراضگی اور غصہ پیدا ہو گیا حالانکہ وہ انتہائی نرم دل انسان تھے لیکن جب لوگوں نے ان کو بھلانا شروع کیا تو ان کے اندر یہ جذبات پیدا ہوئے ایک مرتبہ انہوں نے اپنے بے شمار ایوارڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ یہ ایوارڈ رکھے ہیں مگر ایوارڈ دینے والوں نے آج مجھے فراموش کر دیا اخلاق احمد نے کہا کہ میں نے اسد جعفری سے کہا کہ یہ ایوارڈ آپ کی شخصیت کو نہیں بلکہ آپ کی طاقت کو دیے گئے تھے کیونکہ ان دنوں آپ لوگوں کو پروموٹ کرنے کی پوزیشن میں تھے اسی لیے اس طاقت کے جواب میں انہوں نے آپ کو ان ایوارڈ سے نوازا مجھے بھی میرے اساتذہ کرام نے کہا کہ آپ کو ایوارڈ نہیں لینا چاہیے پھر بعد ازاں اے پی این ایس والوں نے ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا تو میں نے بھی اپنا ایک فیچر اے پی این ایس ایوارڈ کے لیے بھیجا تو مجھے اے پی این ایس ایوارڈ دیا گیا بس میں نے پوری زندگی میں وہی ایک ایوارڈ لیا اس کے علاوہ امیں کسی ایوارڈ کو قبول نہیں کیا انہوں نے کہا کہ اگر آپ کی تحریریں پڑھی جا رہی ہیں تو یہ بہت بڑی بات ہے میں نے یہی بات اسد جعفری سے کہی اخبار جہاں والوں نے میری ذمہ داری لگائی ہے کہ آپ بیمار ہیں اس لیے میں آپ سے کالم لینے کے لیے ہر ہفتے آپ کے پاس آتا ہوں تو اس سے آپ اندازہ لگائیں آپ کی تحریر کی کس قدر اہمیت ہے ممتاز سماجی کارکن بابر اسماعیل نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسد جعفری بہت خیال کرنے والے انسان تھے وہ ہر ایک کا خیال کرتے تھے وہ نہایت پرخلوص شخصیت کے مالک تھے انہوں نے کہا اسی طرح ان کی اہلیہ غزل جعفری اور ان کے صاحبزادے محمد علی جعفری بھی لوگوں سے پرخلوص تعلق رکھتے ہیں وہ تعلق محبت کا تعلق ہوتا ہے اسی لیے ہم سب ان کی تقریبات میں بھرپور انداز میں شرکت کرتے ہیں تقریب کی صدارت کرنے والی سینئر شاعرہ پروین حیدر نے منظوم خراج تحسین پیش کیا آخری میں کلام شاعر بزبان شاعر کے تحت غزل جعفری نے اپنا کلام پیش کرکے حاضرین بے پناہ داد وصول کی اختر سروش نے اپنی بہترین نظامت سے محفل میں چار چاند نے لگادیے۔

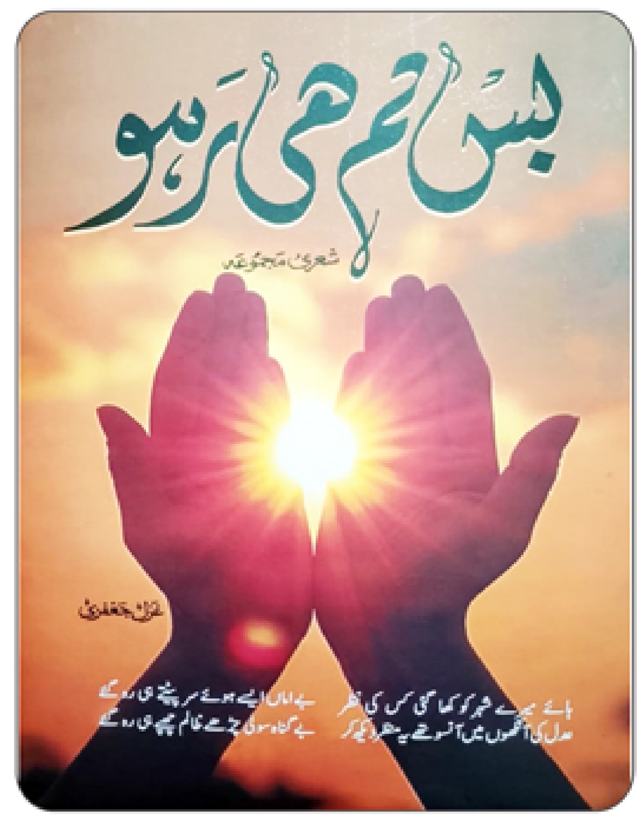

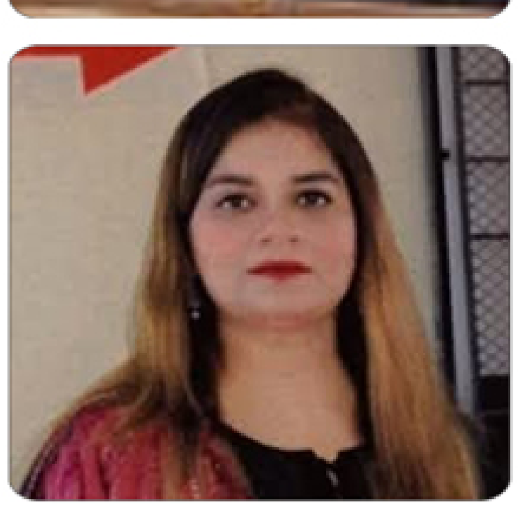

Over 190K Followers on social media now shining in print too

کنیکٹیکٹ میں شاندار ''فنڈ ریزنگ ڈنر و مشاعرہ''

جہانِ امریکا

حمیرا گل تشنہ

گزشتہ دنوں امریکا کے شہر کنیکٹیکٹ ہیلپنگ ہینڈ اور پیکٹ کے زیر اہتمام ایک شاندار ''فنڈ ریزر ڈنر و مشاعرہ'' کا اہتمام مقامی ریسٹورنٹ ''لذیذ'' میں کیا گیا۔ ہیلپنگ ہینڈ کے روح رواں، ہمایوں کبیر اور پیکٹ کے صدر ظہیر شرف اور ناصر چیمہ جو کہ سماجی اور کمیونٹی کی متحرک شخصیات ہیں، انہوں نے مہمانان کا استقبال کیا۔ پروگرام کے پہلے حصے میں فنڈ ریزنگ کے تعلق سے آگاہی دی گئی دوران وقفہ مہمانوں کے لیے طعام اور چائے کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ مسند نشین شعراء کو پھول اور مقامی شعراء کو تحائف پیش کیے گئے۔

مشاعرہ میں کیلیفورنیا، امریکا کے ممتاز شاعر عرفان مرتضی کو اس کار خیر کے لیے بطور خاص مدعو کیا گیا۔ مشاعرے کی مسند صدارت پر ممتاز شاعر ن م دانش جلواہ افروز رہے، مہمانان خصوصی کی نشستوں پر ممتاز شاعر عرفان مرتضی کیلیفورنیا سے تشریف لائے اور ممتاز شاعر عامر بیگ نیو جرسی سے موجود رہے یاد رہے مشاعرے کے نظامتی فرائض کی ادائی راقم ناچیز یعنی حمیرا گل تشنہ نے انجام دیئے۔

مشاعرہ میں جن شعرا و شاعرات نے شرکت فرمائی ان کے اسم گرامی یہ ہیں صدارت ن م دانش، مہمان خصوصی عرفان مرتضی، مہمان خصوصی عامر بیگ، حمیرا گل تشنہ، زاہدہ پروین، شگفتہ قریشی، مائدہ سیٹھی، کاشف مختار، نرندر کمار، اور محمد صابر تمام شعرا نے شاندار کلام پیش کیا اور سامعین سے خوب داد حاصل کی۔ اس کے علاوہ فوزیہ صفوت نے مرحوم صفوت علی صفوت کا کلام پیش کر کے صفوت علی صفوت کی یاد کو تازہ کیا۔ اختتام پر شرکا نے شاندار تقریب کے انعقاد پر، منتظمین کو مبارک باد پیش کی، اس شاندار تقریب کو تا دیر یاد رکھا جائے گا۔

ہیلپنگ ہینڈ اور پیکٹ سے وابستہ احباب نے آئندہ بھی ادبی تقریبات کے انعقاد کے تعلق سے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ ہم آئندہ بھی تسلسل سے ایسے فنڈ ریزر اور شاعری کی شاندار تقریبات کا اہتمام کرتے رہیں۔

اختتام مشاعرہ کے وقت منتظمین نے تمام شعرا کا شکریہ ادا کیا، اور مہمانان گرامی سے رخصت لی۔

سامعین اپنی نشستوں پر شروع سے آخر تک مشاعرہ گاہ میں موجود رہے اور شعرا کو دل کھول کر داد دیتے رہے۔ ایسے مشاعرے کنیکٹیکٹ میں کم کم دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن ان کا اثر تا دیر لوگوں کے اذہان پر رہتا ہے۔

حمیرا گل تشنہ

زاہدہ پروین

شگفتہ قریشی

عامر بیگ (نیوجرسی)

فوزیہ صفوت

مائدہ سیٹھی

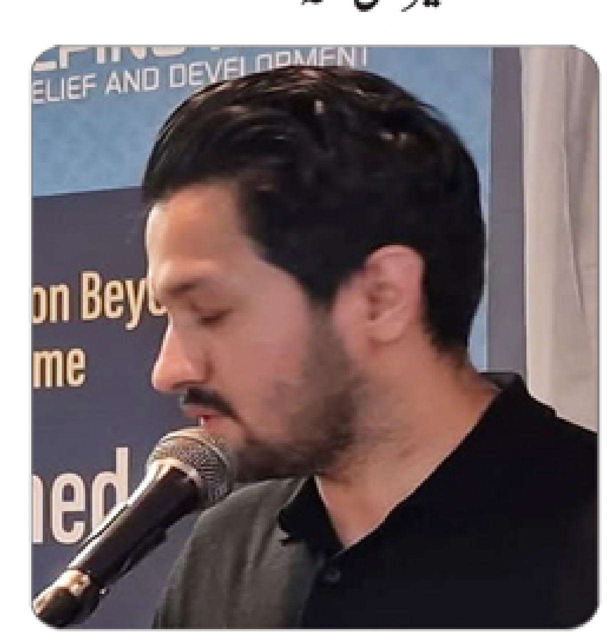
کاشف مختار

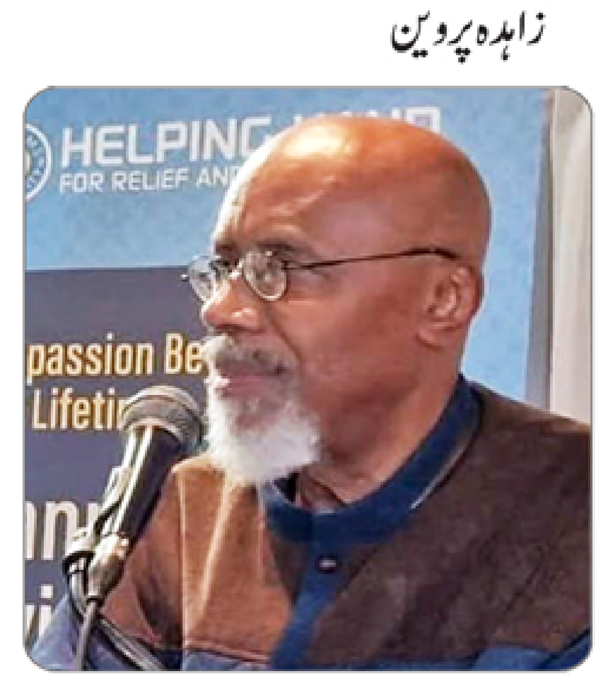
ن م دانش (کنیکٹیکٹ)

ناصر چیمہ

نرندر کمار

ہمایوں کبیر

معاشی استحکام کی موجودہ صورتحال

پاکستان کی معیشت میں حالیہ برسوں میں استحکام کے اشارے اور اصلاحاتی اقدامات

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستانی معیشت گزشتہ چند برسوں سے شدید دباؤ اور غیر یقینی صورتحال کا شکار رہی ہے۔ بلند مہنگائی، زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی، بڑھتا ہوا مالیاتی خسارہ اور بیرونی قرضوں کا بوجھ — یہ تمام عوامل ملک کی اقتصادی سمت پر سوالیہ نشان بنے ہوئے تھے۔ تاہم، حالیہ عرصے میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) کے گورنر جمیل احمد نے معیشت کے استحکام اور بحالی کے واضح اشارے دیے ہیں۔ ان کا یہ موقف کہ "مشکل مگر ضروری اصلاحات نے معیشت کو استحکام کی راہ پر گامزن کیا ہے" — دراصل پاکستان کی پالیسی سمت کی درستگی کی علامت ہے۔

پالیسی اصلاحات اور استحکام کی بنیاد

اسٹیٹ بینک نے گزشتہ دو سالوں میں مالیاتی نظم و ضبط، شرحِ سود میں لچک، اور زرمبادلہ کی منڈی میں شفافیت بڑھانے کے لیے کئی بنیادی اصلاحات متعارف کرائیں۔ جمیل احمد کے مطابق، ان اقدامات نے وقتی مشکلات ضرور پیدا کیں لیکن ان کے اثرات اب مثبت صورت میں سامنے آ رہے ہیں۔

پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 2023 کے اوائل کے مقابلے میں تقریباً پانچ گنا اضافہ، روپے کی قدر میں جزوی استحکام، اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں نمایاں کمی — یہ سب اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ معیشت بحالی کی راہ پر ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ اسٹیٹ بینک کی منڈی میں محتاط اور حکمتِ عملی پر مبنی خریداریوں کے نتیجے میں ممکن ہوا، جس سے ملک کو مہنگے بیرونی قرضوں کی ضرورت کم پڑی۔ اس پالیسی کا فائدہ دوطرفہ ہے — ایک طرف ادائیگیوں کا دباؤ کم ہوا اور دوسری جانب قرضوں کے ڈھانچے میں بہتری آئی، جو طویل المدتی مالی استحکام کے لیے اہم ہے۔

مہنگائی میں کمی اور اقتصادی نمو کے امکانات

پاکستان میں مہنگائی ایک عرصے تک دو ہندسوں میں رہی، لیکن اب اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ افراطِ زر کی شرح میں واضح کمی آئی ہے۔ اگرچہ حالیہ سیلابوں نے زرعی پیداوار کو متاثر کیا ہے، مگر درمیانی مدت میں مہنگائی کے 5 سے 7 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ظاہر کی گئی ہے۔

یہ اندازہ اسٹیٹ بینک کے محتاط مالیاتی نظم اور حکومت کی جانب سے سبسڈی اصلاحات کے نتیجے میں ممکن ہوا ہے۔ اگر حکومت اس رفتار کو برقرار رکھتی ہے تو مالی سال 2026 تک پاکستان 4 سے 5 فیصد کی مستحکم شرحِ نمو حاصل کر سکتا ہے۔ جو عالمی مالیاتی اداروں کی توقعات کے مطابق ہے۔

مائیکروفنانس، شمولیتی ترقی کی کلید

پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک کی نویں سالانہ کانفرنس میں گورنر اسٹیٹ بینک نے 'مائیکروفنانس کی تجدید'' کے موضوع پر خصوصی زور دیا۔ ان کا یہ کہنا کہ "پائیدار استحکام کے بغیر شمولیتی ترقی ممکن نہیں" اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ مائیکروفنانس صرف قرضے دینے کا ذریعہ نہیں بلکہ معاشرتی تبدیلی کا آلہ ہے۔

پاکستان میں مائیکروفنانس ادارے دیہی اور پسماندہ علاقوں میں مالی شمولیت بڑھانے کا کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ چھوٹے کسان، خواتین کاروباری، اور دیہی صنعت کار — یہ وہ طبقات ہیں جنہیں روایتی بینکنگ نظام اکثر نظرانداز کرتا ہے۔ لیکن مائیکروفنانس بینکوں کے ذریعے وہ مالی سہولتوں تک رسائی حاصل کرتے ہیں، جس سے ان کی آمدنی میں اضافہ، روزگار کے مواقع، اور مقامی معیشت میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

ریگولیٹری اصلاحات، ایک نیا مالیاتی فریم ورک

جمیل احمد نے مائیکروفنانس بینکوں کے لیے جو نئی پروڈینشل ریگولیشنز متعارف کرائی ہیں، وہ اس شعبے میں ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ان اصلاحات کے تحت:

مائیکرو انٹرپرائز قرضوں پر پابندیاں ختم کر دی گئی ہیں۔

زراعت اور مویشی پالنے کے لیے نیا قرضہ زمرہ متعارف ہوا ہے۔

قرضوں کی حد زرعی، انٹرپرائز، اور ہاؤسنگ کے لیے 50 لاکھ روپے تک بڑھا دی گئی ہے۔

یہ اقدامات نہ صرف کاروباری مواقع کو وسعت دیں گے بلکہ غیر رسمی معیشت کو باضابطہ نظام میں لانے میں بھی مددگار ثابت ہوں گے۔

کلائمیٹ فنانس اور زرعی تحفظ، مستقبل کی سمت

پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں شامل ہے۔ حالیہ سیلابوں نے اس خطرے کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔ اسی تناظر میں اسٹیٹ بینک نے ورلڈ بینک کے تعاون سے ''ریزیلینٹ اینڈ ایکسیسبل مائیکروفنانس پروجیکٹ'' کے تحت ایک کلائمیٹ رسک فنڈ قائم کیا ہے۔

یہ فنڈ دو ملین (20 لاکھ) قرض دہندگان کو موسمیاتی خطرات سے تحفظ دینے کے لیے لیکویڈیٹی سہولتیں فراہم کرے گا۔ اس اقدام سے چھوٹے کاروباروں اور کسانوں کو ایسے مالیاتی نقصانات سے بچنے میں مدد ملے گی جو غیر متوقع قدرتی آفات کے نتیجے میں پیش آتے ہیں۔

اسی کے ساتھ فرسٹ لاس کوریج اسکیم کا آغاز بھی ایک اہم قدم ہے۔ اس اسکیم کے تحت بلوچستان، خیبر پختونخوا، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان جیسے کم خدمات یافتہ علاقوں میں 10 فیصد تک ابتدائی نقصان کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ یہ سہولت بینکوں کو ان علاقوں میں قرضوں کی فراہمی بڑھانے پر آمادہ کرے گی، جہاں ماضی میں رسک فیکٹرز زیادہ ہونے کی وجہ سے مالیاتی سرگرمیاں محدود تھیں۔

اقتصادی سمت؛ چیلنجز اور امکانات

اگرچہ اسٹیٹ بینک کے اقدامات مثبت سمت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مگر چیلنجز ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے۔ سیلابوں کے بعد زرعی پیداوار میں کمی، توانائی کے نرخوں میں اضافہ، اور عالمی مارکیٹ کی غیر یقینی صورتحال اب بھی خطرات پیدا کر سکتی ہے۔

تاہم، اگر پالیسی تسلسل برقرار رہا، مالیاتی نظم مضبوط رکھا گیا، اور مائیکروفنانس سیکٹر کو مزید اختیارات دیے گئے تو یہ اقدامات ''شمولیتی ترقی'' کے حقیقی تصور کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔

ایک امید افزا موڑ

پاکستانی معیشت اس وقت جس موڑ پر کھڑی ہے، وہاں درست سمت میں ایک پائیدار تبدیلی کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد کا وژن واضح طور پر ''استحکام کے ذریعے شمولیت'' کے اصول پر مبنی ہے یعنی پہلے معیشت کو مستحکم کیا جائے، پھر ترقی کے ثمرات عام عوام تک پہنچائے جائیں۔

مائیکروفنانس کا فروغ، موسمیاتی خطرات سے تحفظ، اور ریگولیٹری اصلاحات یہ سب ایک مضبوط اور متوازن معیشت کی تشکیل کے لیے ناگزیر اجزا ہیں۔ اگر حکومت اور مالیاتی ادارے اسی عزم کے ساتھ پالیسیوں کو جاری رکھیں تو آنے والے برسوں میں پاکستان نہ صرف مالیاتی بحرانوں سے نکل سکتا ہے بلکہ ایک شمولیتی اور پائیدار معیشت کی طرف بھی بڑھ سکتا ہے، جہاں ترقی کے ثمرات ہر طبقے تک پہنچیں۔

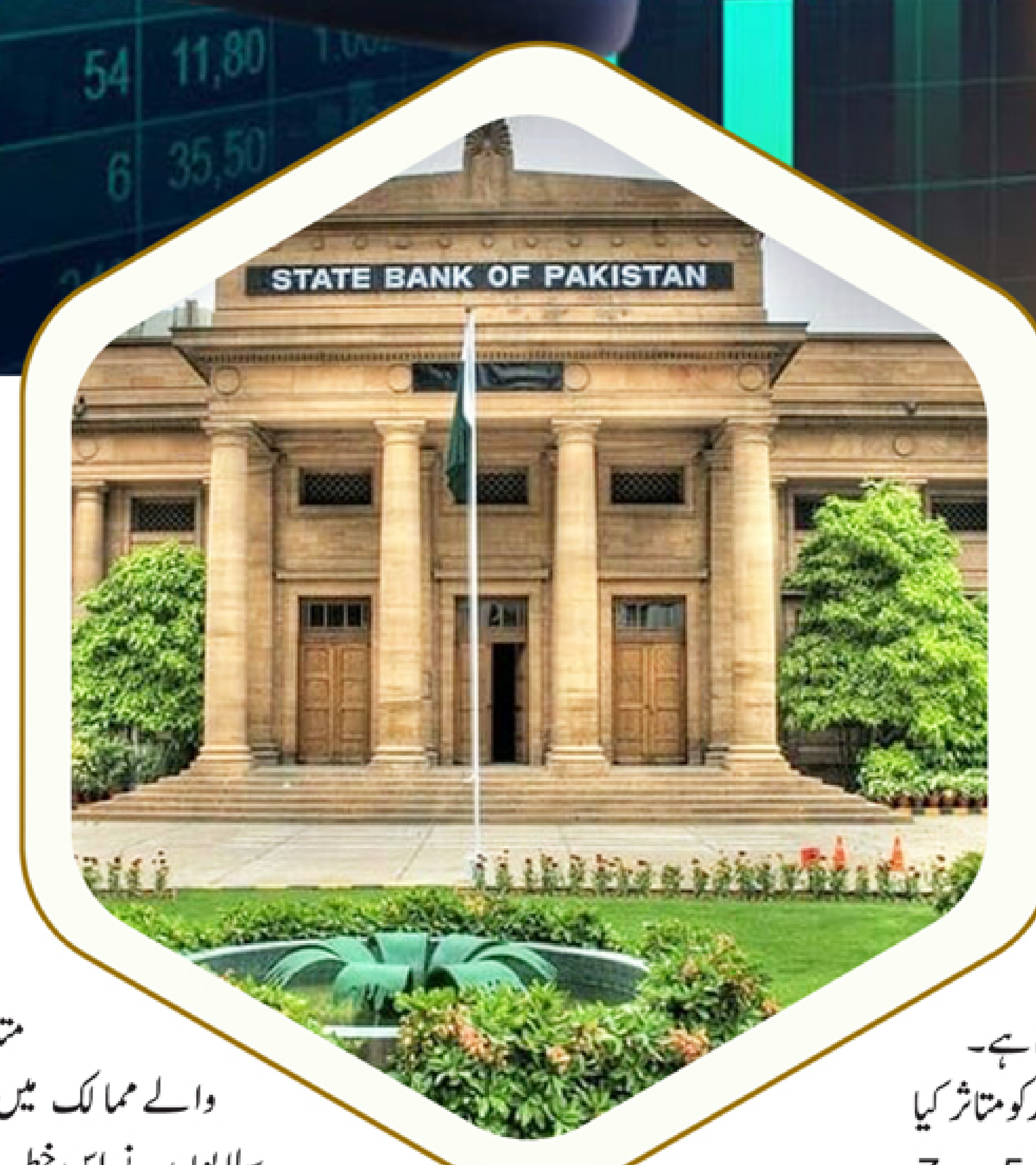

پاکستان میں تیل کی فروخت میں بتدریج بحالی، معیشت کی رفتار یا وقتی اضافہ؟

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان کی توانائی مارکیٹ میں اکتوبر 2025 کا مہینہ ایک محتاط لیکن مثبت اشارہ لے کر آیا۔ تیل کی مارکیٹنگ کمپنیوں (اوایم سیز) کی مجموعی فروخت 15 لاکھ ٹن تک جا پہنچی جو بظاہر گزشتہ سال کے مقابلے میں مستحکم رہی، مگر ماہ بہ ماہ 9 فیصد اضافے کے ساتھ یہ ایک واضح پیش رفت ہے۔ بظاہر یہ اضافہ فصلوں کی کٹائی، زرعی سرگرمیوں میں تیزی اور مون سون کے اختتام کے بعد ڈیزل کی بڑھتی ہوئی مانگ سے جڑا ہوا ہے، مگر سوال یہ ہے کہ آیا یہ بہتری ایک وقتی موسمی رجحان ہے یا معیشت میں کسی حقیقی بحالی کا مظہر۔

ٹاپ لائن سیکیورٹیز کی مائشہ سہیل کے مطابق اکتوبر کے اعداد وشمار اس جانب اشارہ کرتے ہیں کہ بارشوں اور سیلابی اثرات کے ختم ہونے کے بعد نقل وحمل اور زرعی مشینری کے استعمال میں اضافہ ہوا، جس نے ہائی اسپیڈ ڈیزل (HSD) کی طلب کو نمایاں طور پر بڑھایا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈیزل کی فروخت میں ماہ بہ ماہ 21 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو کسی بھی توانائی تجزیے میں ایک اہم مثبت اشارہ تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیزل کی طلب اور زرعی معیشت کا باہمی تعلق

پاکستان میں ڈیزل کی کھپت کا براہِ راست تعلق زرعی اور ٹرانسپورٹ سیکٹر سے ہے۔ جب کھیتوں میں کٹائی، نقل وحمل یا زرعی مشینوں کی سرگرمیاں بڑھتی ہیں تو اس کا فوری اثر تیل کی فروخت پر ظاہر ہوتا ہے۔ مالی سال 2026 کے ابتدائی چار ماہ میں ڈیزل کی مجموعی فروخت 23 لاکھ 36 ہزار ٹن تک جا پہنچی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 11 فیصد زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زرعی معیشت، جسے حالیہ سیلابوں اور موسمی چیلنجوں نے شدید متاثر کیا تھا، اب کسی حد تک سنبھلنے لگی ہے۔

ڈیزل کی کھپت میں اضافہ نہ صرف زرعی بحالی کی علامت ہے بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ دیہی معیشت میں نقدی کا بہاؤ نسبتاً بہتر ہوا ہے۔ تاہم، ماہرین اس خدشے کا بھی اظہار کر رہے ہیں کہ اگر عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں بڑھیں یا روپے کی قدر مزید کمزور ہوئی تو اس مقامی بہتری کا تسلسل برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

پیٹرول کی فروخت میں کمی، شہری طلب میں سستی؟

اکتوبر میں پیٹرول کی فروخت 2 فیصد سال بہ سال اور 4 فیصد ماہ بہ ماہ کمی کے ساتھ 6 لاکھ 57 ہزار ٹن رہی۔ اگرچہ مالی سال کے ابتدائی چار ماہ میں مجموعی پیٹرول فروخت 4 فیصد بڑھ کر 26 لاکھ 28 ہزار ٹن تک پہنچی، لیکن اکتوبر کے اعداد وشمار شہری معیشت میں نسبتاً سست روی کی عکاسی کرتے ہیں۔

شہری علاقوں میں پیٹرول کا استعمال عموماً نجی ٹرانسپورٹ اور موٹر سائیکلوں سے جڑا ہوتا ہے، لہٰذا پیٹرول کی طلب میں کمی اس بات کا اشارہ ہو سکتی ہے کہ عوامی قوتِ خرید دباؤ میں ہے، یا پبلک ٹرانسپورٹ کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے پیٹرول کی قیمتوں میں بار بار اضافے نے بھی صارفین کو محتاط کر دیا ہے۔

فرنس آئل، توانائی کے شعبے کی بدلتی ترجیحات

اکتوبر میں فرنس آئل کی فروخت میں 52 فیصد سال بہ سال کمی دیکھنے میں آئی، جو توانائی کے شعبے میں ایک واضح تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے۔ اگرچہ ماہانہ بنیاد پر اس میں 108 فیصد اضافہ ریکارڈ ہوا، مگر یہ اضافہ عارضی طور پر بجلی گھروں کی طلب کے باعث ہوا، جو شاید کسی فوری توانائی بحران یا پیداوار کے دباؤ کے نتیجے میں سامنے آیا۔

فرنس آئل کی مجموعی فروخت مالی سال کے پہلے چار ماہ میں 75 ہزار ٹن رہی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 72 فیصد کم ہے۔ اس کمی کا مطلب ہے کہ پاکستان میں بجلی پیدا کرنے والی کمپنیاں آہستہ آہستہ متبادل ذرائع — جیسے ایل این جی، ہائیڈرو یا کوئلہ — کی جانب منتقل ہو رہی ہیں۔

فرنس آئل اب ایک مہنگا اور غیر مستحکم ایندھن سمجھا جاتا ہے، اس لیے اس کی کم ہوتی طلب کو مجموعی معیشت کے لیے مثبت قرار دیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس سے بجلی کی لاگت میں کمی اور درآمدی بوجھ میں کمی کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔

او ایم سی سیکٹر میں پائیدار رجحان یا وقتی بہتری؟

اکتوبر کے اعداد وشمار سے یہ تاثر ملتا ہے کہ او ایم سیز کی مجموعی فروخت میں ایک تدریجی بہتری آ رہی ہے۔ مالی سال 2026 کے ابتدائی چار ماہ میں 54 لاکھ ٹن کی فروخت گزشتہ سال کے مقابلے میں 4 فیصد زیادہ رہی۔ یہ بہتری اگرچہ معمولی ہے، لیکن اقتصادی بحالی کے ابتدائی اشارے ضرور فراہم کرتی ہے۔

تاہم، یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا یہ رجحان پائیدار ہے یا صرف موسمی۔ پاکستان میں معاشی سرگرمیوں کی ساخت اب بھی غیر متوازن ہے — زرعی شعبے میں وقتی تیزی دیکھی جا سکتی ہے مگر صنعتی پیداوار اور شہری معیشت ابھی تک اپنی مکمل رفتار حاصل نہیں کر پائیں۔

مارکیٹ پر اثرانداز عوامل

تیل کی کھپت میں تبدیلی کو صرف ملکی پیداوار سے نہیں، بلکہ بیرونی اثرات سے بھی جوڑا جانا چاہیے۔ عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، روپے کی قدر، حکومتی ٹیکس پالیسی، اور بین الاقوامی سپلائی چین کے مسائل او ایم سیز کی حکمتِ عملی پر براہِ راست اثر ڈالتے ہیں۔

اس کے علاوہ، حکومت کی جانب سے الیکٹرک وہیکل پالیسی، متبادل توانائی کے منصوبے اور توانائی بچت کی مہمات مستقبل میں پیٹرول و ڈیزل کی مانگ کو کم کر سکتی ہیں۔

آئندہ منظرنامہ محتاط امید

مائشہ سہیل کے مطابق مالی سال 2026 میں مجموعی تیل فروخت میں 7 سے 10 فیصد اضافہ متوقع ہے۔ یہ پیش گوئی اس بنیاد پر کی گئی ہے کہ ملک میں معاشی سرگرمیوں میں بتدریج بہتری، ٹرانسپورٹ کی طلب میں اضافہ، اور زرعی پیداوار میں بہتری کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔

تاہم، یہ پیش گوئی اس وقت درست ثابت ہوگی جب حکومت زرعی لاگت کو قابو میں رکھ سکے، ڈیزل اور پیٹرول کی قیمتوں میں استحکام پیدا کرے اور بجلی کے نرخوں کو اعتدال پر لائے۔ اگر پالیسی غیر مستحکم رہی تو مارکیٹ کا یہ عارضی ابھار دوبارہ سکڑ سکتا ہے۔

اکتوبر 2025 کے اعداد و شمار پاکستان کی توانائی مارکیٹ کے لیے حوصلہ افزا ضرور ہیں، مگر انہیں کسی بڑی معاشی بحالی کا اشارہ قرار دینا قبل از وقت ہوگا۔ ڈیزل کی فروخت میں اضافہ زرعی سرگرمیوں کی بحالی کا پتہ دیتا ہے، مگر پیٹرول کی کم ہوتی طلب اور فرنس آئل کے کم استعمال سے ظاہر ہوتا ہے کہ توانائی کی کھپت کا منظرنامہ ابھی مکمل توازن میں نہیں آیا۔

حقیقی ترقی تب ہی ممکن ہوگی جب توانائی پالیسی طویل المدتی ہو، درآمدی انحصار کم کیا جائے، اور صنعتی وزرعی شعبے کو ایک ساتھ مستحکم کیا جائے۔ اگر موجودہ رجحان برقرار رہا تو مالی سال 2026 پاکستان کے لیے توانائی کے محاذ پر ایک نسبتاً بہتر سال ثابت ہو سکتا ہے لیکن اس کے لیے پالیسی اور معیشت دونوں کو یکساں سمت میں چلنا ہوگا۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

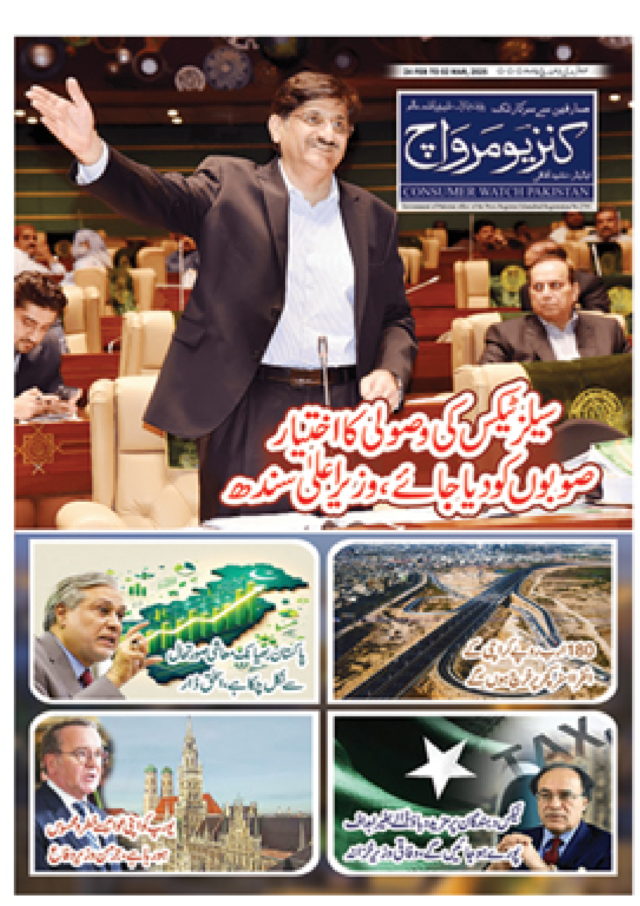

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3